

لسان العمم

حصہ دوم

مجموعہ انتخاباتِ علمی، ادبی، اخلاقی و تاریخی،

نشر و نظم

رقم زدہ ادب و شعرا سے دورہ عالیہ ایران

مؤلفہ و مرتبہ

سیرتِ حسین علیؑ مصنف "فارسی آموز" وغیرہ

برائے استفادہ طالبانِ فارسی جدید

فی جلد

قیمت

۲۲۰

فهرست مضامین

باب اول

نشر

صفحه	اسم ادیب	عنوان
۳	.. ح-ب طباطبائی ..	در عوالم لائیناهی ..
۱۵	.. سید محمد علی جمال زاده ..	{ شیخ جعفر علاج چلور مرد سیاسی شد
۵۲	.. سید حسن طبسی ..	علوم و خرافات
۶۵	.. " " " " ..	علم نجوم
۷۹	.. ادیب الممالک ..	{ اطفال غیر طبیعی و مکاتب معاون در المان
۸۹	.. بیجی دولت آبادی ..	دوره زندگانی ..

باب دوم

نظم

صفحه	اسم شاعر	عنوان
۱۲۳	.. - و - طهرانی ..	ماه ..

صفحه	اسم شاعر	عنوان
۱۳۵ مرزا حیدر علی کمال	عذر تصصیرات
۱۳۸ آقائے ریجان	بحر فغان از فرنگ برگشته
۱۳۲ حاجی مرزا حبیب	پند سود مند
۱۳۴ او ایب الممالک	تیریک تاسیس مجلس ملی
۱۳۸ آقائے بهار	گل پیش رس
۱۳۲ شیخ یادی برجندی	ابن چرا و آن چرا
۱۳۳ " "	ابن چیت و آن چیت
۱۳۵ ابوالقاسم الحسینی	خوشبخت زارع
۱۳۷ مرزا حبیب الله	مرد دیندار کیت
۱۳۹ حسن سبزواری	رشته گهر
۱۵۲ مرزا حبیب	{ غزل دیگر
۱۵۵ فرخی طهرانی	غزلیات -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب اول

نثر

در عوامل لا یتناهی

خوب است اجازه و ہمید زمین خود را کہ
چکے از کراتِ دوار و دارائے بیشتر از ده حرکت
مختلف است، ترک کرده، بسرعت سیر
نور کہ در ہر ثانیہ پیش از ہفتاد و پنج ہزار

لے (دارائے) دارندہ رکھنے والا + لے (سرعت سیر نور)

روشنی کی رفتار کی تیزی کے ساتھ +

فرسخ سیر مے کند، بہ طرف عالمِ علویٰ ستارگان
 مسافت اختیار کینم۔ حرکت شروع شد !
 دو ثانیہ پیش نگذشتہ است۔ کہ یہ محیطِ کرۂ ماہ
 رسیدہ وہانہ ہائے آتشِ فشانِ کوہِ ہالین را با
 درہ ہاسے عمیق خشک، دیدن مے کینم !
 بہ رسیدن در کرۂ ماہ، نظر ماہ طرف زمین
 مسکنِ طبیعی و ماواے خود، متوجہ شدہ، با
 تعجب مے بینیم کہ کرۂ بہ آں عظمت و
 فشنگی پیش از یک لکۂ سفیدے در فضا
 بے انتہائے عالمِ نیست *

ویر نھے گزرو کہ کرۂ زہرہ نزدیک شدہ
 توجہ مارا، بہ جہت شبابہت زیادش بہ مسکن
 اصلی خود زمین، جلب مے کند۔ ازاں ہم
 بہ سرعت برق در گذشتہ داخل در عالم
 با عظمتِ خورشید، کہ پہلے از موحش و
 عیب ترین کرات است، شدہ از نزدیکئی

لہ دیدن مے کینم، ملاقات یا ملاحظہ کرتے ہیں *
 لہ (خشک) عمدہ، خوش نما *
 لہ (لکۂ) داغ، دھبہ *

اُوہم ، بہ تندی ہر چہ تمام تر ، عبور کردہ
 بہ محیطِ مریخِ داخل سے شویم ۔ در مقابل
 چشم ما ، کزہ قشکِ مریخ ، یا دریا ہاے
 صاف و زلالش ، خلیج ہا ، سواحل و رودخانہ
 ہاے پر آبش ، خود نمائی کردہ ، شہر ہاے
 غریب و عجیب با ساکنین سریع العمل و
 کارکن آں ، نظرِ وقت ما را بخود معطوف
 داشتہ ، چوں اندک توقفے جایز نیست ،
 بہ تجلہ اداں در گذشتہ بہ ہیولائے با عظمت
 مشتری نزدیک سے شویم ۔ روزان و
 شبان این کزہ بہ سرعت گذشتہ ، کوہ ہاے
 آتش نشان آں ہمارہ مشغول طوفان ہاے
 شدید سطح پر ہیجانش ، قیامت دیگرے را
 در نظر ہا مجسم سے کند !

در آب ہاے بے انتہاے وسیع آں
 حیواناتِ غریب و عجیب زندگانی کروہ ،

لے (بہ تندی ہر چہ تمام تر) نہایت تیزی سے *
 لے (رودخانہ) دریا * لے (ساکنین سریع العمل)
 جلد جلد کام کرنے والے باشندے * لے (وقت) خود لے (ہیولاء جسم) *

ہر چہ از انسان بیشتر جستجو مے کنیم کلمتر
 اثرے ازاں مے بینیم! از حرکت باز نہ ایستیم
 و پرواز خود را ادامه دہیم۔ از دور ہیولائے
 موحشے بہ نظر می رسد و مثل این است کہ
 عالم دیگرے مانند مشتری در عظمت و سرعت
 سیر، کہ حلقہ ہائے متعددے از نور و
 حرارت، دور آں احاطہ کردہ است، ہما
 نزدیک مے شود! آریے این سزہ زحل
 است کہ برائے رفاقت خود، ہشت عالم
 کوچک تر از خود را، کہ بہ دور او دائما
 در حرکت اند، ہمراہ داشتہ، سالیان متمادی
 یا آہنا بسر بردہ است! از زحل ہم بگذریم،
 و پرواز خود را مداومت دہیم۔ او را
 لوس و نپتون، آخرین سزہ ہستند کہ در عرض
 راہ ما واقع شدہ و داخل در عالم شمس ہستند۔

لہ (از حرکت باز نہ ایستیم) ہمیں اپنی رفتار نہ روکنی چاہئے۔ لہ (ادامہ
 دہیم) جاری رکھیں۔ لہ (سرعت سیر) رفتار کی تیزی *
 لہ (آسے) ہاں * لہ (در عرض راہ ما) ہمارے راستے کے درمیان میں
 لہ (داخل در عالم شمس ہستند) نظام شمس میں شامل ہیں *

ہر ثانیہ سیر کرویم، چہار ساعت سے گزرو۔
 ساعات پے در پے در گذر است، روز ہا،
 ہفتہ ہا، بلکہ ماہ ہا گذشت کہ یہ ہماں مرتبت
 عجیب خود در فضاے لایتناہی مشغول سیر
 بودہ، در عرض این مدت، چیزے کہ
 قابل وقت و ملاحظہ باشد، جز چندیں ذوذاب
 و شہاب ہاے متعدد و قطعات کوچک یا
 بزرگ کرویائی کہ در نتیجہ تصادم شاں یا
 ہمدیگر خورد شدہ اند، دیدہ نشدہ، تمام
 این مدت طولانی را در فضاے خالی مطلق
 کہ فقط از یک پردہ ابر بسیار رفیق پر شدہ
 است، مشغول حرکت بودیم۔ مہوز ہم
 باید پرواز کنیم۔ شاید بجای رسیدہ
 از ریخ راہ بیاسایم۔ پس از گذشتن مدت

لے (لایتناہی) جس کی انتہاء ہو +

لے (ذوذاب) دُمدار ستارے۔ (شہاب) ٹوٹنے والا

ستارہ + لے (تصادم) ٹکڑے

لے (خورد شدہ اند) ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں

لے (از ریخ راہ بیاسایم) سفر کا تکان اتاریں +

سہ سال و سیش ماہ ، تازہ پہ اولین
 خورشید کہ نزدیک ترین ثوابت پہ کڑہ
 تا چیز ما ، و بارہا پیش از خورشید خود مان
 دارے نور و حرارت است ، رسیدہ ، ازاں
 ہم پہ سرعت در گذشتہ ، چوں اندک توقف
 جایز نیست ، بہ ہماں سرعت ثانیہ ہفتاد
 و پنج ہزار فرسخ ، مسافت خود را ادامہ
 مے دہیم۔ آری ، تعجب خواہید کرد اگر
 بگوئیم کہ ہزار سال از روز حرکت ما گذشتہ ،
 و در این مدت ، کرات عظیمہ و خورشید
 ماے متنوعی کہ در عرض راہ واقع شدہ
 بودند ، دیدن کردیم ! تمام این ثوابت نہتہا
 کانون روح و حیات و دارے نور و حرارت
 باے ذاتی ہستند ، بلکہ حادثی ساکنین
 مخصوص و شناختہ نشدنی بودہ ، ہر کدام
 بشخصہ دارے توانع و متعلقات ہستند کہ

لہ (تازہ) پہلے پہل + لہ (ثوابت) کندر حرکت ستارے + لہ (بارہا پیش)
 کئی سنی زیادہ + لہ (خودمان) ہمارا اپنا + لہ (متنوعی) کئی قسم کے +
 لہ (در عرض راہ) راستے میں + لہ (دیدن کردیم) سمجھے دیکھے + لہ (کانون)
 جہتی + لہ (حادثی ساکنین مخصوص) خاص قسم کے باشندے رکھنے والے +

عالمِ فسمیٰ باین عظمت ما در قبال اینها از
کوچک ترین ذرہ ہم کوچک تر و از
حقیر ترین موجودی ہم تا چیز تر است !
بہ مخلوقاتِ آن عوالم باید درود فرستادہ
کار ہائے تاریخیِ آنها را تحسین سنیم -
باید از افکار ، حرکات ، اخلاق و سائر عادتِ
شان مسبوق شدہ ، تفاوتِ آنها را از ہمہ
جہت با خود بہ سنجیم - آیا بین ساکنینِ آن
محبطِ پاک و بے آلائش ، جنگ و ستیزے
نماندہ سگڑہ زمین موجود است ؟ آیا اخلاقِ آنها
مانند ساکنینِ عالمِ خاک ، فاسد و پست
است ؟

ہزار سال دیگر گذشت کہ بہ خطِ مستقیم
و بدون اندک توقف و ایستی ، در فضلے

لہ (در قبال اینها) انکے مقابلے میں + لہ (کوچک) چھوٹا +
لہ (موجودی) ہستی + لہ (درود فرستادہ) سلامتی کی دعا
کر کے + لہ (مسبوق شدہ) اطلاع پاکر +
لہ (تفاوت) ... بہ سنجیم (انکا اور اپنا فرق ہر حیثیت میں
باجچین + لہ (عالمِ خاک) زمین + لہ (ایستی) توقف +

لائینہابی مشغول پرواز بودہ از ہزاراں ہزارہا
 شمس در حشاں عبور کردہ بالآخر وارد محیط
 بے انتہا و عظیم کمکشاں ، کہ عبارت از
 بیارد ہا ستارہٴ مجتمع است ، شدہ ، ازاں ہم
 گذشتہ ، خود را در محیط بے انتہاے فضاے
 خالی انداختہ ، بہ ہماں سرعت معہود خود مان
 سیر مے سینم - متعجب نباشیم اگر در مقابل
 نظر ما ستارگاں مانند باراں مشغول بادیدن
 شوند ، چرا کہ موقیبت ما ، در بین این گروہ
 ثوابت ، مانند پشہ ضعیفے است کہ بین
 قطعاتِ درشتِ تگرگ ہماری واقع شدہ ،
 راہ فرار نداشتہ باشد ، چہ قدر خوب بود اگر
 مے توانستیم در موقع تولید و فناے این
 کرات حضور داشتہ باشیم ! این تمظر موشش ،

لے (موقیبت ما) ہماری موجودگی *

لے (قطعاتِ درشتِ تگرگ ہماری) ہماری ادوں

کے بڑے بڑے ٹکڑے *

لے (تولید و فناے) پیدا اور فنا ہونا *

لے (حضور داشتہ باشیم) ہم موجود ہوں *

در عین حال دلکش، مارا نباید از رفتار
خود، باز داشته، در حرکت خود غفلت کنیم
منوچہ ہم پرواز کنیم و بالا برویم! ہزار سال
دہ ہزار سال، و بالآخرہ صد ہزار سال دیگر
گذشت کہ با ہماں سرعتِ مافوقِ تصور بہ طرف
بالا، (بالے غالی) بدون اندک مستثنی و
بدون مختصر دوارِ تہرہ بدون ثانیۃً توقف بہ خط
مستقیم سیر کردیم! حال ہم فرض کنیم یک
بیلیون سال، بلکہ بیلیون ہا قرن دیگر، حرکت
عکوسی خود را مداومت دہیم، آیا بہ انتہائے
این عالم مرئی خواہیم رسید؟ انوس کہ بہ ہزاروں
ہزار مسافت دور تر و صعّب العبور تر از
اقلی برے خواہیم خورد کہ در سینۃ آں، خورشید
ہاے رشتان و ستارہ ہاے بزرگ جاے دارند
و مارا بہ طرف خود دعوت مے کنند و بہ ثانوی
و عجز بشر مے خندند۔ بلیارد ہا موجودات تازہ

یع (ما فوق تصور) تصور سے بالاتر + مع (صعب العبور)

مقابل گذرہ مع (برخوردن) ملاقات کرنا دیکھنا +

مع (دعوت مے کنند) منجر کرتے ہیں +

و کرویاتِ عظیمہ، در این فضاے بے انتہا
 مشغول خود نمای هستند کہ عقلِ کلیہ مخلوقات
 از ادراکِ کوچک تر و سهل ترین برترے از
 آسرایِ خلقتِ آنها، عاجز بوده - هرچه بالا برویم
 بہ عواملِ تازه و بہ موجوداتِ بے حد و حصر
 دیگرے برے خودیم - عجب تماشا نیست !
 آیا ہرگز انتہایِ برے این عواملِ خواہیم
 دید ؟ آیا ہیچ وقت بہ اُفقِ مسدود و محدود
 بہ خواہیم خورد ؟ آیا ہیچ سقف و آسمان کہ
 مانع از حرکتِ ما باشد مشاہدہ خواہیم کرد ؟
 ہمیشہ ہمیں قصہ و ہمیں ہوا است ! پس
 خوب است بہ بینیم آیا سجا ہستیم ؟ آیا در
 تمام مدتِ این طیون ہا سال، با این حرکتِ ما
 فوقِ تصورِ خود چہ قدر راہ طے کردہ ایم ؟
 آری تازہ داخل در دہلیزِ فضاے لایتناہی
 شدہ، چلوئے و مد نظر ما فضاے باز است کہ

۱۔ (خلقت) پیدائش + ۲۔ (ہرگز) کبھی

۳۔ (تازہ) ابھی + ۴۔ (چلو) سامنے - آئے +

۵۔ (فضاے باز) کبھی فضاے +

تنہا تعریفِ آلِ این است کہ انتہا ندارد!!
 باید تصدیق کرد کہ تا حال یک قدم ہم
 برداشته ایم! در این مدت ما ہمارہ در ہماں
 نقطہ اقلیہ بودہ و خواہیم بود! ہمہ جا مرکز بودہ
 بیچ جا محیط نیست! چلوئے ما فضاے باز
 است کہ مطالعِ آلِ ہنوز شروع نشدہ است۔
 آیا تا حال بہ بیچ یک از سادہ ترین آسرا
 خلقتِ الٰہی پے بردہ ایم؟ منتسقاتہ باید
 اذعان کرد کہ بیچ و فقط بیچ چیز ازاں را
 نہ فہمیدہ ایم! اگر بالفرض الٰہی الابد زندہ ہمانیم
 و ہمیں سیر خود را ادامہ دہیم، بہ تماشاے
 انتہا نایل و موفق نشدہ، اگر از یکے از نقاط
 منتصروہ پٹے پائیں پرت شویم، تا ابد و
 ہمیشہ سقوط خواہیم کرد، بدون اینکہ بہ عمیق

لے (بیچ جا محیط نیست) کہیں بھی کنارہ نہیں ہے + لے (چلوے ما)
 ہمارے سامنے + لے (باید اذعان کرد) تسلیم کرنا چاہئے + لے (لے الابد)
 ہمیشہ تک۔ ابد الابد تک + لے (بہ تماشاے انتہا نایل و موفق نشدہ)
 انتہا کو دیکھنے میں کامیاب نہ ہو کر لے (بہ پائیں پرت شویم) بیچے کی طرف
 گریں + لے (سقوط خواہیم کرد) بیچے کو گرتے جائیں گے +

ایں گودال بے انتہا بر خوریم ! نہ از طرف
 راست نہ از طرف چپ ، نہ از بالا و نہ
 از پائیں ، نہ از شمال نہ از جنوب ، نہ از
 مشرق نہ از مغرب ، و بالآخر از بیچ طرف
 بہ انتہا خواہیم رسید ، و فقط و فقط لائینہای
 یا تمام معانی خود در مقابل ما عرض و
 وجود مے کند *

خ - ب - طباطبای

شیخ جعفر حلاج چه طور مرد سیاسی شد

مے خواہید بدانید من چه طور مرد سیاسی
 شدم ؟ بشنوید ، پرلے تان نقل کنم -

لے (گودال) گرائی * لے (عرض و وجود مے کند) سامنے
 موجود رہتا ہے * لے (حلاج) دُصنیا *
 لے (پرلے تان نقل کنم) ہمارے واسطے بیان کرتا ہوں *

چہار سال پیش مردے بودم حلاج و کارم
 پینہ لے زنی بود، روزے مے شد، دو ہزار،
 روزے مے شد، یک تومان، درے آوردم
 و شام کہ مے شد، نان و گوشت بخانہ
 مے بردم۔ اما زین ناقص العقل ہر شب
 بناے مرزئش را گذاشتہ مے گفت : -
 ہے برو، زہ۔ زہ۔ زہ، سر یا بنشیں، پنیہ
 یزن و شب بخانہ برگرد، در صورتے کہ
 ہشتایہ مان، حاج علی کہ یک سال پیش مثل
 ما تلاش بود، کم کم و اخیل آدم شدہ و برو

لے (پنیہ زنی ارونی دُھتکناہ لے (ہزار) یعنی قرآن جو ہزار
 دینار کے مساوی تصور کیا جاتا ہے، ایک قرآن چھنی کے
 برابرہ قریباً اسی قیمت کا نفزیٰ سکتہ ہے + لے (تومان) دس
 قرآن مساوی ہیں ایک تومان کے، تومان بابت خود کوئی سکتہ نہیں +
 لے (درے آوردم) کمالات تھا، کمال لاتا تھا + لے (ہے برو) ہے
 تو از تلابہر کرتا ہے یعنی ہر روز جا جا کر + لے (زہ۔ زہ۔ زہ)
 روئی دُھتکناہ کی آواز + لے (سر یا بنشیں) پاؤں کے بل بیٹھ کر +
 لے (ہمہسایہ مان) ہمارا ہمسیہ + لے (حاج علی) - اختصاراً حاجی کو حاج
 کہتے ہیں + لے (کم کم و اخیل آدم شدہ) رفتہ رفتہ انسانوں میں شمار ہونے
 لگا ہے + لے (برو و بیایہ پیدا کردہ) لوگوں کے ساتھ آمد و رفت کرنے لگا ہے +

و بیائے پیدا کردہ ، و زلتش مے گوید کہ ہمیں
روز ہا ہم دیکھیلے " مجلس " مے شود ، ہا ما ہے
صد تومان و ہزار احترام ، اما تو ، تا لرب
سعد ، پاید روز پینہ بزنی و شام با نان و
گوشت بخانہ بر گردی *

بے زخم حق داشتت مرا ملامت کند -
حاج علی بے سرو پا ، از بس سگ دوی
کردہ بود برائے خود آدمے شدہ بود ، اسمش
را توئے روز نامہ ہا نوشتند و مے گفتند
مرد سیاسی و دموکراتی شدہ و عمّا قریبے با
پادشاہ و وزیر نشست و برخاست خواهد
کرد *

خودم ہم ، راستیش این است ، از این زہ
زہ سیر شدہ بودم ، یک شب دیگر ، زہ

۱۔ (دیکھیل مجلس مے شود) ہا لیمٹ کا نمبر بن جائے گا *

۲۔ (سگ دوی کردہ بود) کتے کی طرح مارا مارا پھرتا رہا تھا *

۳۔ (دموکرات) انگریزی) لفظ ہے یعنی جمہوریت خواہ *

۴۔ (عمّا قریب) عنقریب * مے (راستیش این است) حقیقت یہ ہے *

۵۔ (زہ بے چشم و رویم) میری بے لحاظ عورت *

بے چشم و رویم، سرزنش را پہ مٹکی رساید۔
 با خود قرار گذاشتم کہ کم کم از علاجی کنارہ گرفتہ
 در ہماں خط "حاج علی" بیفتم۔ از قضا
 بخت مان ہم زد، و خدا خودش، کار را،
 ہماں طور کہ مے خواستم، راست آورد۔
 مے دائم چہ اتفاقی افتاد کہ تو مے بازار ہا
 ہنسا ہوئے افتاد کہ دکان ہا را بہ بندید و
 در "مجلس" اجتماع کنید۔ ما ہم مثل خیرہ
 و اماندہ کہ معطل ہنسا باشند، مثل برق
 دکان را درو تختہ کردیم و افتادیم تو مے
 بازار ہا و بنا مے داد و زیاد مے گذاشتم کہ

۱۔ (بہ مٹکی رساید) مد سے گزار دیا + مے (علاجی) دھنیے کا پیشہ +
 ۲۔ (در ہماں خط حاج علی) حاجی علی کے طریقے پر +
 ۳۔ (کہ از قضا بخت مان ہم زد) اتفاق سے میرا نصیب چمکا +
 ۴۔ (مے تو مے بازار ہا) بازاروں کے بیچ میں +
 ۵۔ (ہنسا ہوئے) شور و شر + مے (مثل خیرہ اماندہ) ٹھکے ہوئے
 گدے کی طرح + مے (کہ معطل ہنسا باشند) جو "ہنسا"
 کا منتظر ہو۔ گدے کو پلانے کے واسطے ہنسا ہنسا کی
 آواز دینے ہیں + مے (درو تختہ کردن) دروازے بند کرنا +
 ۶۔ (بنا مے داد و زیاد مے گذاشتم) شور و غل کرنا شروع کیا +

اُس سرش پیدا نمود۔ پیش ازین دیدہ بودیم
 کہ در این جور موقع ہا چہ ہا سے گفتند و
 من ہم بناے گفتن را گذاشتم و فریاد ہا
 مے دوم کہ دیگر پبیا و تماشا کن، مے گفتہ۔
 اسے باخیرت ایرانی، وطن از دست رفت،
 تا کے خاک تومری، اتحاد، اتفاق، برادری،
 بیاید آخر کار را یکسرہ کینیم، یا مے میریم و
 اسم با شرفے بائی مے گذاریم، و یا مے مانیم
 و ازین ذلت و نجات مے رہیم، یا اللہ
 غیرت یا اللہ رحمت! یکے گفت: دکان ہا
 بستہ باشد تا بکار ہاے مان رسیدگی شود۔
 دیگرے گفت:۔ بازار و اتمکنید تا در محاسن
 استبداد را از سر مان دور کند۔ بمن راستی

لہ (اُس سرش پیدا نہ بود) جس کا سچہ اندازہ یا انجام معلوم نہ تھا +
 لہ (در این جور موقع ہا چہ ہا سے گفتند) ایسے موقعوں پر کیا کہتے ہیں +
 لہ (بیا و تماشا کن) محاورہ ہے یعنی دیکھنے کے لائق تھا + لہ (تا کے خاک
 تومری) محاورہ ہے یعنی کب تک خاک اُڑاتے پھریں گے + لہ (کار را یکسرہ
 کینیم) یعنی کام کو یا ادھر کریں یا ادھر + لہ (رسیدگی) درستی، انصاف
 لہ (از سر مان) ہمارے سروں سے + لہ (راستی راستی) سچ پور چھپے تو +

راستی مطلب مشتبہ شدہ بود کہ گویا ہمہ لے اینہا
 نتیجہ داد و فریاد من است ، ہمتم افزود و
 حرفت ہائے گفتنی سے زدم کہ بعد ہا خودم را
 ہم بہ تعجب آورد - مخصوصاً وقتے عفتقم کہ
 شاہ ہم اگر کمک کنند از تحت پائینش سے
 کشیم ، اثرے مخصوصے کروہ

اول از گوشہ و کنار دوست و آشنا ہا
 پیش آمدند و گفتند :- شیخ جعفر خدا مددگارت
 باد ، مگر عقل از سرت پریدہ ، ہدیان سے
 بانی ، آدم علاج را بایں فضولی ہا چہ کارہ
 بروئہ عقلت را عوض کنند - ولے این
 حرف ہا تو گوش شیخ جعفر نے رفت ، و
 در حُب وطن کار را از این ہا گذرانیدہ ،

لے (ہمہ اینہا) یہ سب کچھ +

لے (حرف ہائے گفتنی سے زدم) میں بڑی بڑی باتیں کرتا تھا +

لے (از گوشہ و کنار) ادھر ادھر سے +

لے (ہدیان سے بانی) فضول بکتا ہے +

لے (عقلت را عوض کنند) تیرا دماغ بدل دیں یعنی جا کے عقل کے

ناخن لے + لے (تو) اندہ +

ہے صدہا را بلند کردہ غلغلہ درمیان بازار ہا
 مے انداختم و صدایم رُوئے صدای بستنی
 فروش را مے گرفت - کم کم بیکار ہا دور دور
 ما افتادند و ما، خود مان را، صاحب ہشتم
 و سپاہ دیدیم و مثل شتر مست راہ "مجلس"
 را پیش گرفتیم، و جمعیت مان ہم زیادہ تر شدہ
 مے رفت و ہمیں کہ جلوے درتے "مجلس"
 رسیدیم ہزار نظری شدہ بودیم - ہشتم "مجلس"
 فراول جلوے، گرفت کہ داخل نشویم -
 خواستیم بہ ٹوپ و تشر از میدان درش کینم،
 دیدم آدم کہنہ کار است و ترک ہم بود،
 و زبان نافہم، و قطارک فشنگ دور کر - این
 بود کہ رُو بہ جمعیت کردہ ہشتم :- مردم !

لے (ہے) متنازعہ + لے (دوے صدای بستنی فروش را مے گرفت) نقلی فروش
 کی آواز کو دبا دیتی تھی + لے (جلوے درپ مجلس) پارلیمنٹ کے
 دروازے کے سامنے + لے (دوم مجلس) پارلیمنٹ کے سامنے + لے (فراول)
 پہرہ دار + لے (جلو گرفتن) روکنا + لے (بہ ٹوپ و تشر) دھمکا ڈرا کر +
 لے (از میدان درش کینم) اُس کو مرحوب کریں +
 لے (زبان نافہم) بولی نہ سمجھتا تھا +
 لے (قطارک فشنگ) کار ٹوسوں کی حمائل +

احترام قانون لازم است ، وے یک نفر باید
 داؤ طلب شدہ بہ عرض وکلا برساند کہ فلانی
 با صد ہزار جمعیت آمدہ داد خواہی مے کند
 وے گوید :- امروز روزے است کہ وکلے
 ملت شجاع و سنجیب ایران باید تکلیف خود
 را ادا کنند و الا ملت حاضر است جان خود
 را فدا کند و مسئول نے شوم کہ جلوے
 ملت را بتوانم بگیرم - فوراً جوانے کہ گویا
 از پیش خدمت ہائے ” مجلس ” بود ، آمد و گفت :-
 پیغام را مے رسانم - و داخل ” مجلس ” شد -
 چند دقیقہ مکثت کہ از داخل ” مجلس ” آمدند
 و جناب آقا شیخ جعفر را احضار کردند -
 ماہم ، بادے در آستین انداختہ ، داخل شدیم -

لے (داؤ طلب شدہ) اپنی رضا و رغبت سے + لے (بہ عرض وکلا برسانے)
 ممبران پارلیمنٹ کو اطلاع دے + لے (فلانی) فلاں شخص +
 لے (تکلیف خود را ادا کند) اپنا فرض ادا کریں + لے (مسئول نے
 شوم) میں جو بہار نہ ہونگا + لے (جلوے ملت را بتوانم بگیرم) کہ
 قوم کی روک تھام کر سکوں + لے (احضار کردند) بلا بھیجا +
 لے (بادے در آستین انداختہ) بڑے فخر سے +

ولے پیش خود فکر کروم کہ اگر حالاً از تو
 بہ پرسد حرف چیست و مقصودت کدام
 است ؟ چہ جوابے میدہی ؟ حتیٰ امیخواستم
 کہ از پیش خدمت کہ پہلویم راہ می رفت
 و راہ را نشان میداد ، بہ پرسم براور این
 مسئلہ امروزہ چہ قضیہ است و مطلب ہر
 چیست و بازار ہا را چرا بستہ اند ؟ ولے
 دیگر فرصت نہ شد و یک دفعہ خودم را
 در محضر و کلا یافتم و از دست پابگی یک
 نگہ گفتم از پا در آمد ، و یک پاکشش و
 یک پا برہنہ وارد شدم - دفعہ اولی بود کہ
 چشمم بر چنین مجلسی افتاد - شکل ہا ، غذا
 بدہد برکت ! عامہ ہا ہم در آن بین دیدہ
 می شد - سر تا سر روئے صندلی ہا نشستہ -

لے (پیش ... کروم) میں نے دلیل سوچا + لے (حرف چیست) بات کیا ہے
 لے (پہلویم راہ میرفت) جو میرے ساتھ ساتھ چل رہا تھا + لے (مطلب ہر چیست)
 کھرا کس بات پر ہے + لے (دست پابگی) گھیرا ہٹ + لے (یک نگہ گفتم)
 یعنی میری ایک جوتی + لے (از پا در آمد) پاؤں سے نکل گئی +
 لے (رنگل ہا) رنگل فرانسسی میں نکائی کو کہتے ہیں سنی نکائی واسے وہاں بیٹھے تھے
 لے (روئے ... نشستہ) کرسیوں پر بیٹھے تھے +

در جائے بلندی چند نفر گندہ کلمہ یا منتمکن
 و دوسرے نفر زیر دست آہنا، قلم بدست
 مثل مؤکلین کہ ثواب و عقاب ہر کسے را
 در نامہ اعمالش سے نویسند، کاغذ بود کہ
 تہ سیاہ میکردند۔ خلاصہ یک نفر فکلی
 سفید موی، کہ روئے صندلی ہائے ردیعت
 اول نشستہ بود، رو بہن کردہ گفت :-

جناب حاجی شیخ جعفر! ہیئت دولت اقدامات
 سریبہ و جہزی بہ عمل آوردہ کہ مطالب،
 چنانکہ آرزوئے ملت است، انجام یابد و
 خیلے جائے امید واری است کہ نتایج
 مطلوبہ بدست آید، از جناب عالی کہ علمدار
 حقوق ملی ہستید، خواہشمندم ملت را غاموش
 نماید و از جانب من قول بدہید کہ آمال
 ملت، کما ہو حق بہ عمل خواہد آمد۔ بعد ازاں

یہ (گندہ کلمہ) ہائوئے نروں والے یعنی بیٹے معتبر و معزز لوگ لے (فکل) کارکنائی ہوش
 تہ (ردیعت اول) پہلی قطار دیکھ (اقدامات سریبہ و جہزی بہ عمل آوردہ)
 کوشش سے فوری کارروائی پر عمل پیرا ہو کر دیکھ (کما ہو حق)
 جیسا کہ لازم ہے +

چند نفر دیگر ہم خیلے حرفت ہاے پیچیدہ
 زوند ڈمن چیزیکہ دستگیرم شدہ این بود کہ
 بظلمت مومے سفید اولی وزیر الودرا بود و
 باقی دیگر ہم سرگندہ ہا، و موکرات ہا و اختالی ہا
 و زہر مار ہاے دیگر - ہمیں کہ دوبارہ از
 در "مجلس" بیرون آدم خیال داشتیم برائے
 جمعیت نقطہ مفصلہ کنتم و انہیں حرفت ہاے
 کہ تازہ پہ گوشت خوردہ بود چند تائے قالب
 زدہ سکتہ کنتم، ولے دیدم مردم بکلی متفرق
 شدہ اند و پئے کار ہاے خود رفتہ اند۔
 من ہم سر را پائیں انداختہ بہ طرف خانہ
 روان شدیم کہ ہرچہ زود تر خبر را بہ زخم
 برسانم۔ در میدان قراشے را، کہ داؤطلب
 رساندن پیغام آقا جعفر شدہ بود دیدم،

۱۔ (دمن چیزیکہ دستگیرم شدہ) اور جو کچھ میں سمجھا

۲۔ (قالب زدہ سکتہ کنتم) گھڑ کر چلا دوں *

۳۔ (ہرچہ زود تر) جتنا جلد ہو سکے * ۴۔ (دراش) چہرہ اسی +

۵۔ (داؤطلب) رضا کار۔ یعنی جو شخص بلا جہر و اکراہ

اپنی خوشی سے کسی کام کے کرنے پر رضامند ہو جائے *

روئے نمیکنے قہوہ خانہ نشستہ مشغول خوردن
 چاہے است۔ گویا بکلی فراموش کردہ کہ
 چند دقیقه پیش واسطہ این ہیئت دولت
 و ملت بودہ است۔ ماہم فکر کنان بہ طرف
 خانہ روان بودیم و بخود مے گفتیم کہ امشب
 اگرچہ زن و بچہ مان باید مہر گرسنہ بہ زمین
 بگذارند و مے ماہم مرد سیاسی شدہ ایم +
 پیش ازانکہ خودم بخانہ رسیدہ باشم شرح
 شجاعتم بہ آخا رسیدہ بود و ہنوز از در داخل
 نہ شدہ بودم کہ مادیر حسنی خندان پیش آمد
 و ہزار اظہار مہربانی نمودہ گفت :- آفرین!
 حالا تازہ برائے خود آدمے شدی ، و بروز
 بیچ کس نمودی ، امروز بر ضد شاہ و صدر
 اعظم علم بلند مے نمائی ، مثل ببل نطق میکنی ،
 مردم میگویند خود صدر اعظم و بہت را بوسیدہ
 است ، مرحبا ! ہزارہ آفرین ! ! حالا زن حاج

لے (چمکت) بیچ ، صوف + مے (سرگرسنہ بہ زمین
 بگذارند) بھوکے سورہیں + مے (برائے خود آدمے
 شدی) تو بھی انسانوں میں شمار ہونے لگ گیا ہے +

علی از حسدت ہڑکد - من دیدم زخم راستی
 راستی خیال مے کند شوہریش رستم و ستانے
 شدہ - من ہم بادھے در آستیں انداختہ گفتم :-
 بلے ملکات صاجے دارد، آماں ملت باید
 بہ عمل آید *

خلاصہ آنچه از کلمات و جملہ ماے عجیب
 و غریب کہ در ”مجلس“ شنیدہ بودم اینجا
 تحویل دادم و حتماً بہ اوصہم مسئلہ را مشتبہ
 نمودم *

فرداے صبح روز نامہ ہاے پاے تخت،
 ہر کدام با شرح و تفصیل، گذارشات دیروزہ
 را نوشتند و حدت و حرارت مرا محل پہ
 بیداری ”حیاتیات ملت“ کردند، یک نفر
 نمایندہ ”روز نامہ حقیقت“ بمن ”انتر ویو“

لے (راستی راستی) سچ سچ * لے (بادے... گفتم) فرستے کہا * لے
 (آمال... آید) قوم کی امیدیں پوری ہونی چاہئے * لے (تحویل دادم)
 دہرائے * لے (بہ اوصہم... نمودم) اُسے بھی اس امر کے متعلق دہوکے میں ڈال دیا
 لے (گذارشات دیروزہ) کل کے واقعات * لے (حدت و حرارت)
 جوش و خروش * لے (انتر ویو) انگریزی لفظ ہے انتر ویو یعنی ملاقات *

کرد و یک چیز ہے ہاے آب لکشیدہ از من
 مے پرسید کہ بہ عقل من نئے رسیدہ ازاں
 خوش مزہ تر، یک فرنگی آمد کہ عکس مرا
 بیندازد، زخم صد تا بخشش داد و در خانہ
 را اصلاً باز نکرد۔ خلاصہ، اول علامت اینکہ
 مرد سیاسی شدہ ام ہمیں بود کہ ہماں فردا
 ہے روز نامہ بود کہ پشت سہ روز نامہ،
 مثل ملحقے کہ بہ خرمن بیفتد، بخانہ من باریدن
 گرفت۔ دیگر لقبے نبود کہ بمانداند، پیشوائے
 حقیقی "ملت" "پدر وطن پرستان" "فدائے
 ملک و ملت" افسوس کہ زخم در شحت معنی
 این رائے فہمید و خودم ہم فہم مان از
 زین مان زیاد تر نبود +

خلاصہ، پیش از ظہر ہماں روز "حاجی علی"
 بہ دیدنم آمد و گفت :- مے خواہم با شما

لکھ دہر ہاے آب لکشیدہ (ایسی باتیں جو کبھی سخی نہ تھیں + لکھ (عکس مرا
 بیندازد) میرا فوٹو لے + لکھ (بخشش داد) اس کو گالیاں دیں +
 لکھ (روز نامہ بود کہ پشت سہ روز نامہ) اخبار پر اخبار لکھ (درست)
 اچھی طرح سے + لکھ (بہ دیدنم آمد) میری ملاقات کو آیا +

صحبت ستم - قلیان پاق کردم ، یہ دستش
 دادم و سگتم :- حاضر شنیدن فرمایا
 شما ہستم - " حاج علی " پکے بہ قلیان زد
 و ابرو ہا را بالا انداختہ گفت :- برادر ! معلوم
 می شود ناخوشی من در تو ہم سرایت کردہ
 و بقول مشہور ، تیرے تو ہم دارد بوسے ترمہ
 سبزی میگیرد ، و اگرچہ ہمکار چشم دیدن
 ہمکار ندارد ، ولے آدم عاقل باید کلمہ اش
 باز تر از اینہا باشد ، مقصود از درد سر
 دادن این است کہ برادر تو اگرچہ دیروز
 یک دفعہ راہ صد سالہ رفتی و آلاں در

لے (صحبت ستم) باتیں کروں ، لے (قلیان پاق کردم) میں
 نے حقہ بھرا ، لے پکے بہ قلیان زد) حقہ کا ایک دم لگایا ،
 لے (ناخوشی من) میری بیماری نے ، لے (تیرے تو ہم دارد بوسے
 ترمہ سبزی میگیرد) محاورہ ہے ، یعنی تجھے بھی محلوں
 کے خواب آنے لگے ہیں ، لے (ہمکار چشم دیدن ہمکار
 را ندارد) پیشہ دراپنے ہم پیشہ کو دیکھ نہیں سکتا ، لے (کلمہ اش باز
 تر ازیں ہا باشد) اُس کا حوصلہ بڑا ہونا چاہئے ،
 لے (آلاں) ابھی ، اسی وقت ،

کوچہ و بازارِ اسمت پر سر ہمہ زبان ہا
 است ، ولے ہرچہ باشد در این راہ یکت
 پیراہن از تو بیشتر پارہ کردہ ایم ، بہتر
 آنت کہ دست بدست ہم بدہیم و
 در این راہ پر خطر سیاست پشت و
 پناہ ہمہ گیر باسیم ، البتہ شنیدہ کہ یکت
 دست صدا ندارد ، آن ہم مخصوصاً درکار
 ہاے سیاسی ! گمان کردی ہمیں کہ امروز
 دست و پا زدی و با وزیر و وسیل طرف
 شدی دیگر نانت توے روغن است ، خیر ،
 آخری خوابی ، خبر نداری کہ دیگر حرفیان سیاسی
 در کمین اند ، ہمیں فردا است کہ تلگرگ افزا
 و بہتان چناں بر سرت باریدن خواہد گرفت

لے ایک پیراہن از تو بیشتر پارہ کردہ ایم) محاورہ ہے یعنی
 میں تجھ سے زیادہ تجربہ رکھتا ہوں + لے (دست بدست ہم بدہیم)
 آپس میں ملکر کام کریں) لے (یک دست صدا ندارد) تالی ایک ہاتھ سے
 نہیں بھتی + لے (طرف شدی) مقابلے پر اتر آیا ہے +
 لے (نانت توے روغن است) محاورہ ہے یعنی تیری پانچوں
 گلی میں ہیں + لے (خیر) نہیں +

کہ گنتہ بن نتیجہ آں ایں مے شود کہ دن
 بخاند ات حرام، عرفت نجس و قنلت واجب
 مے گردود۔ "حاج علی" پس از ایں حرف ہا
 چناں یک چکے بہ نقلیان زد کہ دود آذ
 دود لولہ دماغش با قوت تمام بیروں جہیدن
 گذاشت۔ من اگرچہ از حرف ہایش چیزے
 دستگیرم نہ شدہ بود و درگت سرد نیارودہ
 بودم، ولے "حاج علی" رامے دانستم گرگ
 باراں خوردہ و آدم با خجرہ و با تدبیرے
 است، کفتم :- ہرچہ فرماییش باشد، حاضرم۔
 پس پناشد کہ من در بازار حنہ المقدور سعی
 کنم کہ "حاج علی" پنے وکالت برسد، و او ہم
 صاف و راست بودہ در کار ہاے سیاسی مرا
 رہنما باشد *

لے (دن بخاند ات حرام) محاورہ ہے یعنی لوگ تیرا تاک ہیں دم کرینگے
 لے (از دود لولہ دماغش) اُس کی ناک کی دو نالیوں یعنی نتھنوں میں سے *
 لے (چیزے) .. نہ شدہ بود) میرے پنے کچھ نہ پڑا تھا *
 لے (دوست سرد نیارودہ بود) میں اچھی طرح نہ سمجھا * لے (پس
 پناشد) تب صلاح یہ ٹھیری کہ * لے (بہ وکالت برسد) پارلیمنٹ کا ممبر بن جائے *

بعد ” حاجی علی “ بعضے نصیحت ہائے آب
 نہ کشیدہ بگوش من خواند و بہ قول خودش
 پائے مرا روئے پلئے اول نروبان سیاست
 گذاشت۔ وقتے کہ بلند شدہ بود بروی پُرسید۔
 ” جلسہ “ آیتہ کے و سچا خواہد بود۔ کلمہ
 ” جلسہ “ تا آن وقت بگوئیم شورودہ بود۔
 در جواب معطل ماندم۔ ” حاج علی “ رید
 بود، مطلب دستگیر شد۔ گفت:۔ حق
 داری نہ فہمی، چون معروف است زرگر ہا
 زبان زرگری دارند، سیاسیون ہم زبان
 مخصوصے دارند کہ کم کم تو ہم بہ آن آشنا
 خواہی شد، مثلاً ہمیں کلمہ ” جلسہ “ یعنی
 صحبت، و ہاں طور کہ بہ ہمہ دیگر میگویند
 ہمہ دیگر را کے خواہیم دید، پس سیاسیون

لہ (آب نہ کشیدہ) جو کبھی سنی نہ نہیں + لہ (رودے پلئے اول نروبان
 سیاست) سیاسیات کی سیڑھی کے پہلے ڈنڈے پر +
 لہ (بلند شدہ بود) جب کھڑا ہوا + لہ (در جواب معطل ماندم)
 میں جواب دینے سے قاصر رہا + لہ (مطلب دستگیر شد) وہ حقیقت کو ناپائیدار
 لہ (حق داری نہ فہمی) یعنی تو اس نقطہ کو نہ سمجھنے میں حق بجانب ہے + لہ (کم کم)

میں گونید دیگر کے ”جلسہ“ خواہ ہمیں داشت۔
 پناشد ازاں یہ بعد ”حاج علی“ در ہر جلسہ
 چند کلمہ از این زبان یا از من بدہد، و در
 ہماں روز مکتبے از آن کلمات یاد م داد کہ
 ایں چند تاش ہنوز ہم خاطر م ہست، حریت۔
 یعنی آزادی، مساوات۔۔ یعنی ہمسری، کشتی
 تویون۔۔ یعنی۔۔۔ یعنی۔۔۔ فراموش شد،
 زندہ باد۔۔ یعنی خدا عمرش بدہد +

”حاج علی“ کہ بیرون رفت، من ہم ہر
 صورتے ترتیب واد م و یہ زخم گفتم۔۔ جلسہ
 دارم“ و رفتم، سرے بہ بازار زدہ بہ پنجم،
 دنیا در چہ حال است۔ از سلام سلام بقال
 و چقال دستگیرم شد کہ صیت عظمت ما گوش

لہ (ازاں بہ بعد) بعد ازاں + لہ (یا دمن بدہد) مجھے سکھایے +
 لہ (میلنے) بہت سے + لہ (چند تاش) چند تا ازاں۔ ان میں سے
 کئی ایک (خاطر م ہست) مجھے یاد ہیں + لہ (کشتی تویون) فرانسیسی
 لفظ ہے یعنی کشتی ٹیوشنل، آئینی + لہ (سرو صورتے ترتیب واد م)
 یعنی میں اپنا منہ سرو و دھا کر درست ہو گیا + لہ (سرے بہ بازار
 زدہ پنجم) سرزدن بمعنی ملاحظہ کردن یعنی بازار جا کر پتا لگاؤں +

آہنا رسیدہ و وہ پانزدہ روزے سے تو انم نسیبہ
زندگانی کتم۔ در پیش خود خندہ کردہ گفتہ:-
زندہ باد شیخ جعفر پنبہ زن پیشواے ملت۔
چند نفر دورم را گرفتند و پس ازاں کہ از
من تعریف و تمجید کردند، ہر کدام یواش یواش
پنایہ سے ظلم از یک کسے را گذاشتند:- یکے را
نخے دانم فلان السلطنہ بزور از خانہ اش
بیرون کردہ و بلکش را تصاحب نمودہ - یکے
دیگر را یکے از علما بزور مجبور کردہ زنش را
طلاق بدہد و خودش زن را کہ دارائے آب و
رنگے بود، بہ نکاح خود آوردہ - خلاصہ تا
بہ بازار رسیدم، تمام طومارِ مرافعہ ہائے شرعی

۱ (نسیبہ زندگانی کتم) اُدھارے کر گزارہ کروں *
۲ (در پیش خود خندہ کردم) میں اپنے دل میں ہنسا *
۳ (دورم را گرفتند) میرے گرد جمع ہو گئے * ۴ (یواش
یواش) آہستہ آہستہ * ۵ (ظلم) شکایت * ۶ (بلکش را تصاحب
نمودہ) اس کی جائداد پر قبضہ کر لیا ہے *
۷ (دارائے آب و رنگے بود) اچھی شکل صورت رکھتی تھی *
۸ (مرافعہ) جھگڑا، تنازع * (شرعی و عرفی) دینی و دنیوی *

و عربی صد سالہ شہر طهران را بگو شتم خواندند۔
 من ہم ہے قول و وعدہ بود کہ مثل ریگ
 خرچ نیکردم، و ”خدا عمرت بدہد“ و ”دشمن
 ہات را ذلیل کند“ تو کیسہ کردم *
 کم کم بہ بازار رسیدہ بودم، و تا در حجرہ
 برائے مرد سیاسی لاوم است، رویم را
 شیریں و بنفش و خنداں ساختہ جواب
 سلام را مے دادم، و چون مردم مے پرسیدند۔
 جناب شیخ اتازہ خدمت شما چیست؟ من
 ہم، مثل اینکه سرسیم مخصوص وزارت خانہ
 ایران بہ اطاق من وصل باشد، جواب ہائے
 مختصر و متعاً مانند از قبیل ”خدا رحم کند“
 ”چندان بد نیست“ ”جائے امید واریست“

لہ (دشمن ہات) دشمن ہائے تو + لہ (تو کیسہ کردم) *
 محاورہ ہے یعنی میرے پلے پڑے + لہ (تادرجہ) جہاں تک +
 لہ (تازہ خدمت شما چیست) تازہ خبر آپ کے پاس کیا
 ہے۔ یعنی تازہ خبر سنائیے + لہ (سرسیم مخصوص
 وزارت خانہ ایران بہ اطاق من وصل باشد) ایران کے
 وزارت خانے کے تار کا سرا میرے کمرے سے ملا ہو

”حالات مساعد است“ وغیرہ سے دادم - حتیٰ
 رسیدیم چلوئے دکاتم، و معطل ماندہ بودم
 چه بکنم - جیسیم از آئینہ عروساں پاک تر
 بود، و از بیچ جایک پول سیاہ سراغ
 نداشتم - با خود سے گفتیم کہ دکان باز کردہ
 شروع بہ کار خود کنم، و لے پنیہ زنی منائی
 یا شان و مقام من بود - در ہمیں بین
 صدای سلام علیکم چرتم کہ را از ہم دراند،
 و در مقابل خود شخصے را دیدم کہ کویا در
 ہر عضووش یک فنرہ کار گذاشتہ بودند،
 سے گفت :- خانہ دادم، کمترین شما ہستم
 گردش خم سے شد و راست سے شد و میگفت

لے (چلوئے دکاتم) اپنی دکان سامنے + لے (معطل ماندہ بودم) میں حیران تھا
 لے (از آئینہ عروساں پاک تر بود) حاد رہ ہے یعنی میری جیب دامنوں
 کے پیشے سے بھی زیادہ صاف تھی یعنی پیسہ پلے نہ تھا +
 لے (سراغ نداشتم) کہیں پتہ نہ تھا + لے (باشان و مقام من)
 میری شان اور حیثیت کے خلاف + لے (در ہمیں بین) اتنے میں +
 لے (چرتم کہ را از ہم دراند) یعنی میری
 آنکھ کھول وی + لے (فنرہ کار گذاشتہ بودند) کہانی لگائی ہوئی تھی +

خادم آستان شمایم۔ مدتے یے مروت فرصت
 نداد کہ من دهن باز کنم۔ ہے عقب رفت
 و جلو آمد۔ دست ہارا بر سینہ و چشم و
 از چشم بر سر نهاد، و خندان و سر و
 گردن جذباں دعا بجان من و اولاد من
 میکرد۔ من ہم بدون آنکہ جواب بگویم بنائے
 راہ رفتن بہ طرف خانہ را گذاشتم۔ آل
 شخص ہم دعا کناں پشت سر من سے آمد۔
 تا رسیدیم مقابل در خانہ۔ در زوم۔ در
 باز شد و من داخل شدم۔ خیال کردم از
 دست فراش آسودہ شدہ ام۔ ولے خیرا
 فراش ہم داخل شد و گفت :- الحمد للہ
 حالے تو اتم سیر راحت دو کلمہ حرف بروم۔
 من دیگر احنیا از دستم رفت و فریاد زوم :-
 آخرے جانم سیر کنجشک خوردہ ، آخر

۱۔ (راہ رفتن) چلنا ۲۔ (پشت سر من) میرے پیچھے پیچھے
 ۳۔ (در زوم) میں نے دروازہ کھٹکھٹایا ۴۔ (فراش) چہرہ
 ۵۔ (سیر راحت) آرام سے ۶۔ (فریاد زوم) میں چلایا
 ۷۔ (بہر کنجشک خوردہ) تو نے چڑیا کا مغز کھایا ہوا ہے

چہ قدر چاہئے میزنی، دو ساعت است سرم را
 مے خوری، و نئے دامن از جانم چہ مے خواہی
 حرفت باکیست؟

فراش ہمیں کہ دید ہوا پست است یک
 خندہ بے نیکے تحویل داد و گفت :- خدا
 کند سبب ملال خاطر شدہ باشم، و اللہ
 از بس اخلاص و ارادت خدمت شما دارم،
 نئے دامن مطالبم را چہ طور ادا کنم۔ یک دفعہ
 دیدم یک کیسہ پول در دستم گذاشت و گفت :-
 "خاتمان الساطنہ" پانچواں کفش "فغفور الساطنہ"
 کردہ و مے خواہد اسباب چینی برائے انداختن
 اوبکند، و اسم شما را شنیدہ مے خواہد تدبیر
 کارش را نمایند۔ این را بگفت و از در

۱۔ (چاہے دنی) تو بک بک کرتا ہے +

۲۔ (حرفت باکیست) مجھے کس سے کام ہے +

۳۔ (ہوا پست است) دل نہیں گلنتی +

۴۔ (خندہ بے نیکے) جھوٹی ہنسی + ہے (کیسہ پول)

روپوں کی ٹھیلی + ہے (پانچواں کفش کسے کردن) کسی کی

مخالفت پر کھڑے ہونا + ہے (اسباب چینی) عیب جوئی +

بیروں رفت - من با خود گفتم :- خوب، یارک
 اللہ، من ہم برائے خود مردے ہستم و
 قاہ قاہ بنائے خندیدن را گذاشتم - در این
 بین، کیسے کہ در دستم بود، بہ زمین افتاد
 و شکمش روئے آجر حیات ترکیده، بقدر یک
 دہ تومانے دو ہزاری، بہ زمین ریخت - در
 ہمیں بین در باز شد و سر کلہ "حاج علی"
 نمودار شد - ہمیں کہ چشمش بہ دو ہزاری ما
 افتاد یک زہر خندے کرد و گفت :-
 او ہو! معلوم مے شود حالا بجائے پندبہ
 سحاف کہتہ، تو خانہ تان، سیکہ ہائے نفری
 مے بارو *

۱۔ (با خود گفتم) میں نے دل میں کہا + ۲۔ (من ہم... ہستم) میں بھی
 مردے آدمی ہوں + ۳۔ (روئے آجر حیات) اٹلٹائی کی پکی ایمٹوں پر +
 ۴۔ (تومان) دس قرآن کا ایک تومان، اور قرآن قریباً
 چوٹی کے سکتے ہے + ۵۔ (دو ہزاری) اٹھنی کے
 برابر سکتے ہے جو دو قرآن کے مساوی ہے۔ قرآن کو
 "ہزار" کہتے ہیں کیونکہ قرآن ایک ہزار دینار کے
 مساوی تصور ہوتا ہے + ۶۔ (تو خانہ تان) تمہارے گھر میں +

خواستم یک حیلہ بتراشم ، ولے گفتم :- نہ ،
 آخر ما دست برادری ہم دادہ ایم - و
 حقیقتش این است کہ ولم ہم راضی نہ بود
 کہ آہمیت تادہ خود را پہ نظر "حاج علی"
 جلوہ نہ دہم ، و این بود کہ مطلب را یا
 آب و تاب برایش نقل کردم و گفتم :-
 حالا ہرچہ بہ عقادت میرسد بگو ، مختلف توے
 کار نخواہد بود۔ "حاج علی" سترے "نکان داد
 و گفت :- خوب ، خوب ! معلوم مے شود
 کارت رولتے دارد ، ولے یک سکتہ را
 مے خواہم بہ تو بگویم ، از من گفتن است
 و حق برادری ادا کردن ، "حاج شیخ جعفر" !
 ہر کارے ہرچہ ہم باشد سرمایہ لازم دارد ،
 ہمیں طور سیاسی شدن ہم معلوم است
 بے سرمایہ نھے شود - من اینجا حرف "حاج علی"
 را بریدم و گفتم :- یعنی مے خواہی بگوئی

لے دہ نظر حاج علی جلوہ نہ دہم ، حاجی علی کو نہ دکھاؤں *

لے (نقل کردم) میں نے بیان کیا *

لے (سرے نکان داد) سر ہلایا *

سواد لازم است؟ ”حاج علی“ زبیر لب بستے
 کرد و لفت :- نہ ، سواد پہلے چہ درد مرد
 سیاسی مے خورد ، مرد سیاسی کہ نئے خواہد
 مکتب خانہ باز کند - گفتم :- پس یقین کہ
 مے خواہی بگوئی سررشتہ و کار دانی لازم است
 گفت :- اے بابا! خدا پدرت را بیا مرد
 سررشتہ بچہ کار مے خورد ، مرد سیاسی کہ
 نئے خواہد سررشتہ نویس بشود - گفتم :- دیگر
 چہ میخواستی بگوئی کہ کتہ و کر بلا و مشہد مشرف
 شدہ باشد - ”حاج علی“ گفت :- نہ ، بلکہ مرد
 سیاسی باید درست کار باشد ، سواد و نقد
 و سررشتہ اپنا حرف ہا است ، سرمایہ

۱۔ (سواد لازم است) لکھنا پڑھنا آنا چاہئے +
 ۲۔ (بہ چہ درد مرد سیاسی مے خورد) سیاسی دان آدمی
 کے کس کام آتا ہے + ۳۔ (سررشتہ) دفتر کے کام کا سلیقہ +
 ۴۔ (خدا پدرت را بیا مرد) دعائیہ فقرہ ہے ، جیسے بعض
 موقعوں پر کہتے ہیں خدا تجھے نیکی دے +
 ۵۔ (سررشتہ نویس) مرزا یا بابو + ۶۔ (درست کار) دیانت دار +
 ۷۔ (حرف ہا است) یہ بونہی باتیں ہیں +

دکاندارئی مردِ سیاسی درستی است و بس -
 گفتم :- درست کار باشد ، یعنی بہ زین مردم
 نگاہ نکند یا بہ مردم خیانت نکند - گفت :-
 نہ ، این کار ہا چہ ربطے دارد بہ درستی ، درستی
 یعنی رشوہ نگر فتن ، مردِ سیاسی کسے است کہ
 رشوہ نگیرد - گفتم :- مقصودت از رشوہ
 چیست ؟ ہماں است کہ یہ نلّا مے دہند ؟
 گفت :- آری ، در زمان پیش فقیر و فقرا
 یہ بزرگان و اعیان و شیخ و نلّا رشوہ میدادند
 ولے از وقتیکہ مشروطہ شدہ است کار
 بر عکس شدہ ، خان و خواہین و وزیر و حاکم
 بہ زیر دستاں رشوہ مے دہند - گفتم :- خوب ،
 اینکہ رشوہ نخے شود ، این مثل صدقہ و زکوٰۃ
 است ، چہ عیبے دارد ؟ گفت :- صدقہ را
 در راہ خدا مے دہند ، ولے رشوہ را ہماں طور

۱۔ رچہ ربطے دارد) کیا تعلق رکھتا ہے +

۲۔ (آری) ہاں +

۳۔ (مشروطہ شدہ) پارلیمنٹ قائم ہوا ہے +

۴۔ (چہ عیبے دارد) کیا ہرج ہے +

کہ پیشہا ہر کس مے خواست پہلے مقامے برسد
ہزار تومانی و صد ہزار تومانی بہ شاہ و
صدر اعظم مایہ مے گذاشت و کارش رو براہ
مے شد، امروز بر عکس و ذرا دیگر مستبدان
رشوہ را بمردم سیاسی مے دہند، ولے اگر
خواستہ باشی تازہ داخل سیاسی گری بشوی نباید
رشوہ بگیری، لیکن ہمیں کہ پاشنہ ات محکم
شد و یک جمعیت را دور خود جمع کردی
آں وقت دیگر مے توانی شیوہ بزنی چنانکہ
کسے نہ فہم، حتے مسئلہ را بہ زن و بچہ ات
مشتبہ کنی، چرا کہ آدم طورے رشوہ بگیرد
کہ کسے نہ فہم *

خلاصہ حرف ہائے ”حاج علی“ خوب بگو شتم

- ۱۔ بہ مقامے برسد (پوزیشن یا مرتبہ حاصل کرے) *
- ۲۔ مایہ گذاشتن (کسی کام میں روپیہ لگانا) *
- ۳۔ کارش رو براہ مے شد (اس کا کام نکل آتا تھا) *
- ۴۔ پاشنہ ات محکم شد (تیزی ایڑی یعنی پاؤں جم گیا) *
- ۵۔ شیوہ بزنی (کوئی ڈھنگ کرے) * چال چلے *
- ۶۔ مشتبہ کنی (دھوکے میں ڈالے) *

فرو رفت و فہمیدم ناروا خوردہ ام، والآن
 ممکن است ہمہ جاے شہر مشہور شدہ باشد
 کہ شیخ جعفر خوبے از آب در نیامدہ - با خود
 عفتم بایست دست و پای کرد کہ این دو شاہی
 عزت کہ پیدا کردہ ام، آب جوئے نشود +
 از منزل بیرون آمدہ راہ "مجلس" را پیش
 گرفتیم، یہ "مجلس" کہ رسیدم دیدم مردم جمع اند
 و داد و بیداد بلند است - درشت دستگیر
 نہ شد کہ مسئلہ سر چیت، ہمیں قدر اسم
 خیانت و دارو جلس بلو شتم رسید، فہمیدم
 کہ باز زندان سیاسی پا تو گمش یک بیچارہ
 نمودہ و تحریک آنها است کہ مردم را ہار کردہ

لے (ناروا خوردہ ام) میں نے جھک مارا ہے +
 لے (خوب از آب در نیامدہ) آزمائش میں پورا نہیں اُترا +
 لے (باید دست و پای کرد) کوشش کرنا چاہئے +
 لے (شاہی) آدھنا + لے (داد و بیداد) شور و غل +
 لے (درشت دستگیر نہ شد) میں اچھی طرح نہ سمجھا + لے (مسئلہ سر
 چیت) معاملہ کیا ہے + لے (پا تو گمش یک بیچارہ نمودہ) کسی بیچارہ
 کی خرابی کے درپے ہیں + لے (مردم را ہار کردہ است) لوگوں کو مر چڑھا رکھا ہے +

است۔ در این بین باز دورِ مارا گرفتند و
صدای سلام سلام بلند شد و صدا پیچید
کہ آقا شیخ جعفر مے خواہد نطق بکند۔ و
تا بخود بہ جنیم کہ دیدم بلندم کردند و زوے
یک سکوئے گذاشتند و جمعیت با دہان
و چشم و گوش ہائے باز منتظر بود کہ
بہ بینید چه طور آقا شیخ جعفر مزایے
خیانت کاراں را بدستِ شان مے دہد۔
ما ہم ہر طور بود ہفت بہشت تا ازاں
حرف ہائے را کہ ” حاج علی“ یا دیمان دادہ
بود قالب زدیم و پس چندہ تا کلفت ہم
بہ دُم خیانت کاراں دطن بستیم و آہنا را
از فتر و غضبِ مٹی ترساندہ و لب خندے
زده گفتم :- خیر تازہ این است کہ میخواہند

لے (تا بخود بہ جنیم) جب تک میں سنبھلوں *
لے (بلندم کردند... .. گذاشتند) مجھے اٹھا کر ایک
صوفی پر جا دھرا لے (یا دیمان دادہ بود) جو مجھے سکھائے تھے *
لے (چند تا کلفت ہم بہ دُم خیانت کاراں دطن بستیم)
چندگایاں بھی دطن کے خایوں کو دیں * لے (لب خندے زدہ)

مرا ہم مثل خود شان خاین بکند ولے چشم ما
 خیلے از این کیسہ پول ہا دیدہ، و اگر بجایے
 صد تو مان کہ مے خواہند توئے گلوے ما
 بہ تپانند کرور ہا ہم باشد، ما را از جادۂ
 وطن پرستی خارج نئے کنند۔ در این موقع
 خیلے دلم مے خواست حکایتے مناسبے از
 وطن پرستی فرگیہا، چنانکہ عادت نطق
 کنندگان است، بہ خرچ عوام بدہم۔ اما
 چیزے نئے دانشم و مہوز بہ استادئ دیگران
 نرسیدہ بودم۔ لہذا از این خیال صرفت نظر
 کروہ بختنا کیسہ پول "خاقان" استلطنہ را
 از تہ جیب بیرون کشیدہ یک شعرے
 بے مناسبتے خواندم، و ہمیں کہ مردم از
 دست زدین فارغ شدند، ہاشمی شاگرد و کاظم

لہ (توئے گلوے ما بہ تپانند) ہمارے گلے میں ٹھوسیں + لہ (بہ خرچ
 عوام بدہم) لوگوں کو سناؤں + لہ (صرفت نظر کردہ) ترک کر کے +
 لہ (بختنا) یکایک + لہ (دست زدین) تالی بجانا + لہ (شاگرد)
 ملازم، دکانون پر جو لڑکے ملازم ہوتے ہیں ان کو نوکر نہیں کہتے۔ بلکہ
 شاگرد و دکان کہتے ہیں کیونکہ ان کو دکانداری کا کام بھی سکے ایا جاتا ہے +

را کہ میان جمعیت از دست زدن غلغلہ راہ
 انداختہ بود، صدا کردم و گفتیم :- این کیسہ
 پول را بگیر و ببر بہ صاحبش برساں و
 بگو، دم یک نفر وطن پرست را با این
 چیز ہائے شود بست - ہاشمی تا آمد و
 پرسد چی و چہ کہ صدای "زندہ باد شیخ
 جعفر" پایندہ باز غیرت ملی بلند شد و مردم
 دُور مارا گرفتند - وقتے ما بخود آمدیم کہ
 دیدیم از مجلس مبلغے دور افتادہ ایم و
 کم کم بکلی تنہا ماندہ ایم - سرم ہم درد
 گرفتہ بود - خواستم چچوقے بکشم - دیدم
 در بین گیرد دار ہماں ہاے کہ صدای
 "زندہ باد" شان ہنوز در گوشم بود بعنوان
 تبرک چچوق و کیسہ نوٹوں کہ در جیب
 داشتم زدہ اند - ناگہاں صدای آشنائے

لہ (غلغلہ راہ انداختہ بود) شور برپا کرکھا تھا + لہ (چی وچ) کیا ہے
 کیا نہیں + لہ (مبلغے) زیادہ + لہ (چچوق) ترکی لفظ ہے، تمباکو
 پیئے کا پائپ + لہ (ہماں ہاے) وہی لوگ + لہ (نوٹوں) پائپ
 میں پیئے یا سیگٹ بنانے کا تمباکو + لہ (زندہ اند) اڑا لے گئے ہیں +

در پہلوئے گوشم بلند شد۔ نگاہ کردم دیدم
 ہماں فراتش است کہ از جانب "خاقان السلطنہ"
 پول آورده بود۔ خواستم چند تا فحش پے ایش
 پدم و حمیت وطن پرستی خود را خالیش کنم۔
 دیدم جمعیتے کہ در بین رعیت و حرارت بیفادہ
 دے جا خواهد بود۔ فراتش ہم فرصت مداد
 و شیعے سلام و دعا از "خاقان السلطنہ"
 ہما رساند و گفت: "امروز پائے نطق شما
 بودم، قیامت کردید، البتہ صلاح کار را شما
 این طور دیدید کہ این جور حرف بزید، راستی
 استادی پے خرچ دادید، من یقین دارم "خاقان
 السلطنہ" از مرحمت شما ہمیں زدوی پا و تیر
 مے شود، و از صدقہ میر شما سیر ما ہم

لے دہ ایش، بہ آؤ، لے (خالیش کنم) اورا عالی کنم، یعنی اُسے
 بتاؤں، لے (جمعیتے) لوگ۔ در بین نیست) موجود نہیں ہیں،
 لے (میلنے سلام) بہت بہت سلام، لے (پائے نطق شما
 بودم) میں آپ کے لکچر میں موجود تھا، لے (این جور
 حرف بزید) اس قسم کی باتیں کریں، لے (میرا ہم پے کلاہے
 میرسد) محاورہ ہے یعنی ہمیں بھی کچھ عزت حاصل ہو،

یہ کلاہے میرسد و جمعے را دعا گوے خود تان
 خواہید کرد۔ خلاصہ فراتش ہمیں طور منا در خانہ
 چانہ زد و سبزی را پاک کرد۔ من نخے دستم
 خود را از این فراتش پڑ روے چه طور
 خلاص کنم۔ ہمیں کہ وارد خانہ شدم بہ عجلہ
 تمام در را بستم و تنها ماندم، نفسے کشیدم
 کہ در این بین صدائے زخم بلند شد کہ مے
 گفت:- آقا شیخ بیا بہ میں این شاگردت
 چه غلط ہا میکند، از پوے کہ فرستادہ پانزود
 قران برداشتہ مے گوید:- مؤویک ماہم است
 کسے ہم گوشت را دست گر بہ مے سپاردہ
 مگر این چشم دریدہ را نخے شناسی؟ معلوم
 شد ہاشمی کیسے پول را کہ دم ”مجلس“ از من
 گرفتہ، چوں نہ ہمیدہ یہ کی و کجا باید برد
 آوردہ بخانہ، و پانزود قرانے را از بابت

لے (سبزی را پاک کردن) محاورہ ہے یعنی خوشاںد کرتا +

لے (پڑ روے) ڈھیٹھہ +

لے (چه غلط ہا مے کند) کیا جھک مارتا ہے +

لے (چشم دریدہ) بے جیا + لے (دم مجلس) پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے

مُردِ خود برداشتنے - خوب تقدیر ہمیں طور بود
 کہ پول پس بخانہ برسد، و ما ہم رضائے خدا
 را می خواهیم و تسلیم ارادہ او ہستیم *
 فرداے دیگر اسم ما ورد زبان باشد -
 شنیدم توے بازار فتم خوردہ بودند کہ با چشم
 خود شان دیدہ اند کہ ہزار تومان اثر فی طلا
 کہ برابم فرستادہ بودند، نگاہ ہم نکردہ بودم،
 و حینے گفتمے بودند کہ شاہ وعدہ دادہ بود
 کہ اگر پایم را از توے کفش در آرم،
 یک دہ سالم بہ اسم قبالہ کند *
 خلاصہ جستہ جستہ از مشاہیر شہر شدم -
 حاج علی " ہم دو سہ مرتبہ آمد و گلہ مندی
 کرد کہ فراموشش کردہ ام - عذر ما خواستیم و
 با ہم نشستہ صحبتہ کردیم و جدا شدیم - بعد ما
 شنیدیم کہ " حاج علی " کاسب شدہ و دماغش

لے (پایم را از توے کفش در آرم) محاورہ ہے یعنی

اگر اپنے ارادے سے باز آؤں *

لے (جستہ جستہ) ہوتے ہوتے * لے (کاسب شدہ) دکاندار

بن گیا ہے * لے (دماغش چاق است) خوش ہے *

چاق است و ہمیں کہ شکمش سیر شد سیاست
 از یادش رفتہ است *
 چند ماہ بعد کہ دورہ انتخابات رسید ،
 از طرف فرقہ اعتدالی ، با چند ہزار رائے ،
 منتخب شدم۔ ولے چند ماہے کہ وکالت
 کردم ویدم کارِ خطرناکے است۔ اگرچہ نان
 آدم توئے روغن است ، ولے انسان باید
 دائم خروس جنگی باشد و لہے با این و آن
 بہ پزد و پاچہ خان و وزیر را بگیرد و من
 چوں چندیں سال بہ آبرو زندگی کردہ بودم
 یا این ترتیب راضی نہ بودم بیشتر بسر برم۔
 این بود کہ کم کم در این شہر کوچکے کہ از سرو
 صداے مرکز دور است ، حکومتے برائے

لے (نان... روغن است) محاورہ ہے یعنی پانچوں کھی میں ہیں *
 لے (ہے یا... بہ پزد) محاورہ ہے یعنی ہمیشہ ہر ایک کے منہ آتا رہے
 لے (و پاچہ... بگیرد) محاورہ ہے یعنی بڑے بڑے آدمیوں کے گلے پڑتا رہے
 لے (این بود کہ کم کم) اس وہم سے رفتہ رفتہ * لے (کہ از... دور است)
 جو مرکز یعنی پایہ تخت کے شور و غل سے دور ہے * لے (حکومتے... کردہ ایم)
 اپنے لئے عالم شہر کا عہدہ حاصل کر یا ہے *

خودمان درست کرده ایم ، و حالا مدتی
زندگانی راحتی داریم و از شما خواهش دارم
دیگر مرا آدم سیاسی ندانید *
سید محمد علی جمال زاده

عُلُوم و خُرَافَات

انسان در ازمنهٔ قدیمه ، وقتیکه هنوز بحالت
توحش بود ، در بارهٔ هر چیزی ، چه از محسوسات
و امور طبیعی این عالم ، و چه از معقولات و اموریکه خارج
از دایرهٔ احساسات او بوده است ، یک قسم تصورات
و عقایدی داشته - و نظر بر آنکه وسائل معرفت
از برایش فراهم نه بوده ، غالباً عقایدش خلاف
واقع و مبنی بر اوہام و خیالات خام بوده *
مثلاً اقوامی که در سواحل دریایا بوده اند ،

لہ (خرافات) جھوٹی کہانیاں

لہ (بحالت توحش) وحشیانہ حالت میں *

لہ (غالب) اکثر - بیشتر * لہ دریا) سمندر *

و جزر و مد دریا را مے دیدہ ، چون علت حقیقی این امر را نمی دانستہ اند ، پیش خود چنین خیال مے کردہ اند کہ یک شخص بزرگ چنہ صاحب دریا است و گاہے پائے خود را در آب مے گذارد ، از بس پایش بزرگ است آب دریا از اطراف بالا آمدہ بہ محضکی متوجہ مے شود و مبلعنے از سواحل دریا را آب فرامے گیرد ، و این ہماں ممد است ، و بار پس از چند ساعت ، پائے خود را از آب بیرون مے آورد ، و آب دریا بہ محل اصلی خود برگشتہ ، آنچه از سواحل زیر آب رفتہ بود ، مجدداً نمایاں مے شود ، و این جزر است ۔ مستنداً این خیال قوت گرفتہ ، طوفان ہا و موج ہا و ہر قسم انقلابی کہ در دریا پیدا مے شدہ ، نسبت باں شخص عظیم چنہ مے دادہ ، و او را خدا مے دریا مے

لے (جزر مد) جوارجاتا لے (مبلعنے) زیادہ حصہ *

لے (فرامے گیرد) ڈھانپ لیتا ہے * لے (مد) بڑھاؤ *

لے (جزر) گھٹاؤ * لے (مترجاً) رفتہ رفتہ *

شمرده، و از او مے ترسیده، و به او استغناش
 مے کرده، حتے گا مے چند تن از افراد بشر
 را برائے تسکین غضب او در دریا غرق
 مے کرده اند، تا آن قربانی ناقابل را قبول
 کرده دریا را آرام بگذارند *

بچنین اشخاصیکه در جوار صحرا ہائے قفر
 گرم زیت مے کرده و تاثیرات سموم را
 مشاہدہ مے نموده اند موجودی عجیب الخلق
 در نزد خود تصور کرده، بادسام را از اثر
 نفس او مے پنداشته اند، و محض آنکہ کمتر
 متعرض بینی آدم و مویشی و دواب آہنا بشود
 او را پرستش کرده و در آنچه رضائے خاطر او
 پنداشته اند کوتاہی نہ ورزیده، بہ اقسام قربانی ہا
 بہ او تقرب مے جستند *

از این دو مثال کہ بہ عنوان نمونہ از خرافات

۱۔ (استغناش مے کرده) مدعا مکتبہ تفسیر *

۲۔ (قفر) بیابان جن میں بیانات نہ آگتی ہوں *

۳۔ (موجودی) ہستی * ۴۔ (بادسام) تیز اور گرم ہوا *

۵۔ (دواب) مویشی *

قدما ذکر شد درجہ عقل و ادراک کودگانہ آنها
بخوبی معلوم مے شود، و مے توان دانست
کہ سائر عقاید سیاسی و طبئی و نجومی وغیرہ
در میان آنها از چه قرار بودہ

چند چیز، بہ بسط و انتشارِ خرافات،
در میان ملل قدیمہ و حدیثہ مساعدت مے تواند
کرد، اول جتنِ غرور و خود پسندی پیشوایان
و رؤسای قوم کہ با تطبیح، ندانستن را
کسر شان خود پنداشتہ، و ہر کس ہرچہ
مے پرسیدہ خود را مجبور مے دیدہ اند کہ
یک جوابے بہ او بدہند، خواہ صحیح و خواہ
غلط، و معلوم است کہ یک راے غلط
انسان را بہ چندیں غلطِ دیگر مے کشاند
کہ از لوازمِ غلطِ اول است، و اگر نخواہد
بہ نادانی خود اقرار کند، باید ہمہ آن
غلط ہا را بہ گردن بگیرد - دیگرے میں مفرط

لہ (بسط و انتشارِ خرافات) لوہم کا بڑھاؤ اور پھیلاؤ *

لہ (حدیثہ حالیہ - موجودہ) * لہ (بہ گردن بگیرد) اپنے ذمے لے *

لہ (میں مفرط) بہت زیادہ خواہش *

جہاں و عوام الناس است یہ امورِ غریبہ،
 و ہر چیز سے کہ خلافِ عقل باشد، و
 نقلش سے مورثِ تعجب شنوندگان گرو، و
 این طبقہ بحالات و غرایب و افسانہ زود تر
 و بہتر سے گروند، تا پہلے امورِ عادی و بہ خفایق
 پڑیانی، و سوم چیز سے کہ بہ انتشارِ خرافات
 ملک سے کند مساعی شیا داس و طاران است
 در رسوخ دادن عقایدِ خرافی در اذہان
 عامہ، برائے آنکہ بتوانند از آہنا استفادہ
 کنند۔ این طبقہ ہمیشہ عقب جہاں و
 احمقان را گرفتہ ہر کجا یا بند رہا نئے کنند۔
 این ہم معلوم است کہ عقایدِ عامیانہ،
 نظر بکثرتِ اشتہار سے کہ دارند، و نظر بآنکہ
 انسان از بدو طفولیت آہنا را شنیدہ است

لے (بہ امورِ غریبہ) عجیب باتوں کے ساتھ + لے (نقلش... گرو) اسکا
 بیان سننے والو کی حیرت کا باعث ہو + لے (بہتر سے گروند) زیادہ بیل
 ہوتے ہیں + لے (تا بہ امورِ عادی) معمولی واقعات کی نسبت +
 لے (شیا د) مکار، ریاکار + لے (رسوخ دادن) پھیلا نا +
 لے (اشتہار) شہرت، رواج + لے (بدو) ابتدا +

حتی در حکما و فلاسفہ و بزرگان ہم تاثیر
 مے کند، و تا حدی نفوس آہنا را منسخر
 مے نماید، بطوریکہ بالتبیحہ با آہنا معاملہ حقایق
 تانیہ کردہ، و عقیدے دلیل و مدرکے برے
 آہنا مے روند۔ خواجہ نصیر الدین طوسی با آن
 مقام عالی کہ در علوم داشتہ، کتاب نجوم
 نوشتہ و در آنجا بروج گرم و نشتاب سرد
 و تر را قید کردہ، و بر خے از ستارگان
 را سعید و بر خے را شمس شمرده و امام
 فخر رازی طریقہ بدست آوردن شرمہ نجفا
 را در کتاب ستر المکنون خود نوشتہ۔ ممکن
 است از این قبیل باشد، و ممکن است
 کہ این بزرگان، بر خلاف عقائد خود،
 این کتب را برے ملوک و سلاطین عصر
 کہ غرق خرافات بودہ اند، نوشتہ و آنچه
 بین اہل صناعت مشہور بودہ در کتاب
 ہاے خود آوردہ اند۔

لے (تاصدے) ایک حد تک +

لے (مغتب... مے روند) اسکے لے کسی دلیل و ثبوت کی تلاش نہیں کرتے۔

گویند ابو زکریا نے رازی کتابے در کیمیا
 نوشتہ بہ نزد یکے از سلاطین سامانی برد۔
 بادشاہ آل کتاب را گرفت و بخواند و
 آنگاہ از مؤلفش پرسید کہ آیا آنچه در
 این کتاب نوشتہ خود مے توانی ساخت۔
 گفت دوا ہائے کہ نوشتہ ام در اینجا
 یافت مے شود۔ بادشاہ گفت از این بگذر
 بہر صفتے کہ باید من آل عقیقیر را از اقصی
 بلاد فراہم مے کنم ، آیا خواہی ساخت ؟
 ابو زکریا کہ اطمینان بہ مندرجات کتاب خود
 نہ داشت نتوانست قول قطعی بدہد کہ خواہد
 ساخت ، و متخیر ماند۔ شاہ بہ فرمود ہماں
 کتاب را بقدر مے بر سرش زدند کہ پارہ شد
 و چشمہایش معیوب گردید ، و گفت : تو کہ
 عمر خود را در علوم صرف کردہ چگونہ مے

لہ (از این بگذر) اس کا ٹکڑہ کر +

لہ (بہر صفتے کہ باید) جس طریقے سے بھی ممکن ہو + لہ (عقاقیر)

جزئیں + لہ (از اقصی بلاد) دور دراز مقامات سے +

لہ (قول قطعی) پختہ وندہ +

پسندی کہ کتابے از تالیف تو در دست
 مردم افتد، کہ یہ اعتماد سخن تو عمر و ثروت
 خود را در طریق کیمیا گری صرف کنند ،
 در صورتے کہ خودت بہ آنچه نوشتہ اعتماد
 نداری ، و این نیست جز گمراہ کردن مردم +
 پس ما حصل این بحث این است کہ
 ریشہ لہ و اصل عقاید خرافی یادگارِ عصورِ قدیمہ
 است ، و در قرون متنادیہ پیغمبران خدا و
 مردمان بزرگ و حکماء بل مختلفہ بر ضد این
 اوہام و اراجیف مساعی جمیلہ بکار برودہ و
 با جنودہ حمل و خرافات جنگما کردہ اند ، تا
 یہ برکت آناں یک قیمت بزرگے از میان
 مردم مرتفع شدہ ، و مقدارے ازاں ، متفرقہ
 در کتب و در نزد جنال و عوام باقی ماندہ ،
 و چون علم و حقیقت ، ہمیشہ و در ہمہ جا ،

لہ (ریشہ) جڑہ + لہ (عصورِ قدیمہ) پرانے و قرون کی +

لہ (اراجیف) غلط افواہ + لہ (جنود) جند کی جمع لشکر +

لہ (قیمت بزرگی) بڑا حصہ + لہ (مقدارے ازاں) اس میں

سے تصور اسسا + لہ (متفرقہ) کہیں کہیں +

یکے و غیر قابل نقد و است، ہرچہ انسان
 بہ تمدن حقیقی نزدیک ترے شود اختلاف
 بل در معلومات کمترے گردد، تا بجای
 برسد کہ علوم و معارف حقیقی، در ہمہ جا
 و نزد ہمہ کس، جانشین اوہام و خرافات
 گردد *

یکے از علوم پر فائدہ کہ بیچکس ازاں
 مستقنی نیست تاریخ است، یعنی اطلاع بر
 حوادث گذشتہ، چہ، حوادث عالم متسلسل و
 متعاقب، و ہر یک از اتفاقات امروزی
 مستند بہ علل و اسبابے است، کہ باز اینما
 منتہی بہ جہات و علل دیگرے شوند۔ و
 ہرچہ انسان حوادث گذشتہ بصیر تر باشد
 البتہ و قایل عصر خود را بہتر خواهد فہمید۔

لے (غیر قابل نقد است) کئی حصوں میں تقسیم ہونے کے
 ناقابل ہے * لے (تاجاے برسد) نتیجہ یہ ہوگا *
 لے (چہ) یعنی * لے (مستند بہ علل و اسبابے است)
 علت اور وجہ اپنے ساتھ رکھتے ہیں *
 لے (جہات) جہت کی جمع یعنی سبب * لے (ہرچہ) جتنا بھی *

و نسبت بہ آئندہ حدس اُد مصیب تر خواهد بود، و این است کہ گفته اند مؤرخ مطلع،
حوادث را بہ چشم دیگرے بیند *

انسان از بدو خلقت و بالطبع باہل بوده
است کہ حوادث گذشتہ را، حتیٰ اموریکہ قبل
از تکوین خودش اتفاق افتادہ، از قبیل چگونگی
خلقت زمین و آسمان و ستارگان، بدانند، و
ہر ملتے بر حسب تصورات و معلومات خود
افسانہ ہا بہم بافتہ، در چگونگی خلقت آزلے
اختیار کردہ کہ معروف ترین آنا افسانہ ہاے
یہود است۔ در صورتے کہ خلقت عالم
موضوعے است کہ فہم آں دسترس انسان

لے (حدس اُد مصیب تر خواهد بود) اس کا قیاس بہت
صحیح ہو گا *

لے (قبل از تکوین خودش) اس کے بہت ہونے
سے پہلے * لے (چگونگی خلقت زمین و آسمان)

لے (زمین و آسمان کی پیدائش کے حالات) *
لے (افسانہ ہا بہم بافتہ) قصے گھڑے ہوئے ہیں *
لے (فہم آں) اُس کا سمجھنا *

ثبوت، و ہر کس ہر چہ در این باب گفته و
 نوشته، اگر از طریق وحی و الہام نباشد،
 لا محالہ مبنی بر حدیث و تخمین و صرف فرضیات
 است۔ پس اگر در این قسمت از تاریخ،
 مورخین و چارہ خرافات و اراجیف شوند، معذور
 اند، زیرا مدارک تاریخی از اثبات این گونه
 قضایا و بیان چگونگی آنها قاصر است،
 اما قضایاے کہ واقعاً تاریخی ہستند، یعنی بعد
 از خلقت انسان اتفاق افتادہ، آں قدر کہ
 راجع بہ قدیم است، یا بالمرہ از بین رفتہ و
 برائے آیندگان ہیچ باقی نماندہ، یا مکرور زمان
 و تصرفات ناقصین، بصورت افسانہ در آمدہ،
 افسانہ ہاے کہ حجتی نشانے ہم از اصل قضایا
 در آنها باقی نیست، و علت عمدہ این تغیر
 و تبدیل دو چیز است :- یکے نبودن حفظ

لے (لامحد) ضرور + لے (حدس) قیاس + لے (قضایا) تفسیر
 کی جمع یعنی واقعات + لے (بالمرہ از بین رفتہ) بالکل مفقود
 ہو گئے ہیں + لے (تصرفات ناقصین) بیان کرنے والوں کے کم و
 زیاد کرنے کے باعث + لے (علت عمدہ) سب سے بڑی وجہ +

و کتابت در اوایل ، که هر قومی حوادث گذشته خود را برآه نسل بعد نقل می کرده و آنها به اندک تصرفی به طبقه بعد از خود می رسانده اند ، و همچنین ، تا بمرور زمان بقدری تصرفات در آن به عمل آمده ، که از اصل خود دور و بصورت افسانه شده ، و دیگر ، میل مفراطی به تعالی و عوام الناس به امور غریبه و اخباری که به عقل درست نمی آید ، چنانکه اگر گفته شود فلان شخص بسیار شجاع بود ، و مثلاً بگفته با صد تن از مردم متعارف برابری می کرد ، برآه آنها کافی نیست ، اگر کسی بخواهد توجه عوام را بتایخ خود جلب کند ، باید بگوید شمشیرش یک من و گرزش هفت من بوده .

راست است که در شعر مبالغه می شود و لسان شعری بخیر از لسان تاریخی است ، لیکن در بسیاری از تواریخ هم ادیبی گونه مبالغات در قضایا بسیار است ، و البته در صورتی

که (میل مفراطی) زیاده رغبت به گفته (بگفته) ، آکیلا ، و (مردم متعارف) نامور لوگ

که خواص چنین مطالبے در کتب خود بنویسند
عوام بآں مقدار فتناعت نہ کرده ، درانی
شمشیر را ہفت ذرع و وزن گرز راصدمن
تعیین خواهند کرد *

یونانی ہا در تاریخ قدیم خود برائے ہر کول
و ایرانی ہا برائے رسم و اسفند بار ، و بود
برائے شمسون غرابیے نوشته اند کہ در منٹے دین
اغراق و مبالغہ ، و بہ بیج وجہ یاد کردنی نیست
و این گونہ مطالب است کہ تواریخ از منہ
قدیمہ را از اعتبار انداختہ ، و در این عصر
کہ تاریخ صورت علمیت بخود گرفتہ ، و مہوم
نیست کہ چیز نہ فہمیدہ و نہ سنجیدہ را در
تاریخ ثبت کنند ، بیشتر اعتماد مورخین بر
محفورات و انبیہ و آثار قدیمہ است نہ
بر آنچه در کتب تواریخ نقل شدہ *

سید حسن طبسی

لہ (ہفت ذرع) بات گز + لہ (غرابیے) عجیب عجیب بانیں +

لہ (از اعتبار انداختہ) بے اعتبار کردیاہے + لہ (محفورات) کھنڈر کا کہودنا +

علم نجوم

تجلی از علوم درستی که قرآن با جی آدم
را عرق خرافات نگاه داشته نجوم است
از وقتی که رومی زمین جوع بشر سکون
شد ، آفتاب و ماه و ستارگان به هم
قزای امروزی ، در آسمان دیده شده و
ظلال و غروب و او شایع مختلف آنها مردم
را متحیر می کرده است .

دل پیوسته که به نظر انسان محسوس شده
شیئا حرکت ، تنظیم آفتاب و ماه بوده ، لیکن
پس از تامل و درنگ معلوم گردد که در میان
این ستارگان فراوان یک جده دیگر هم هست
که حرکت مخصوصی دارند ، و مجرد زبان نیست
عده از این توده آبرام (زانی) سماوی را
یعنی آفتاب و ماه و پنج سیاره معروف است که
خطارد ، زهره ، مریخ ، مشتری و زحل باشد

له خرافات (تپوسه اشعاره که در وقت غروب که (بیشتر) نورده)

متحرک ، و نابقا را عموماً ساکن دانستہ اند ،
 در این جا قہراً دو بحث پدید آمدہ ، یک
 آنکہ این ستارگان کہ متحرک است ، و ما از
 باب خطائے آہنا را متحرک مے بینیم - و آیا
 اگر ستارگان متحرک اند ، و در فضا پراکنده اند
 یا در ^{مخزن} افلاکی جا دارند ، کہ آن افلاک حرکت
 مے کنند ، و آیا کدام یک از این بابجا نزدیک تر
 و کدام یک دور تر است ؟

این بحث عبارت است از علم ہمیشہ
 کہ از تدریج الایام محل اختلاف بودہ ، و در این
 عصر آرد پائیاں بحرکت زمین قابل ملاحظہ ،
 و اساس ہمیشہ بطالیوس را کہ بواسطہ ترجمہ
 در میان ما شہرت داشته و دارو ، باطل مے
 شمارند .

و دیگر مے آنکہ این ستارگان بچہ طریقی متحرک
 آنکہ ، از مشرق بہ مغرب یا بہ قس ؟ و چہ
 مقدار در یک روز مے حرکت مے کنند ؟ و
 در چند مدت دورہ حرکت آہنا تمام مے شود ؟

لہذا باب خطائے افلاکی مے کہ (مخزن) دایرہ مے علم ہمیشہ (علم نجوم) مے

و از نزدیک شدن آنها به یک دیگر چنانچه اوجسام
 درخ می دهد و بدر و پلال و خسوف و کسوف
 و غیره) و این مبحث علم نجوم است ، و
 آن کسی که بواسطه آلات علمی مقدمات حرکت
 کواکب و اوضاع آنها را تعیین می کند نجوم
 و راصد ، و آن مکانی که برای این کار
 تعیین می شود ، که هواشن صافی و محفوظ
 یاز و زمینش مستطع باشد ، رصد و زینج گویند
 و نیز کتابی که حرکات کواکب به وقت در آن
 ثبت می شود ، آن را هم به این اسم می
 نامند .

علم نجوم باین معنی مشتق از نزدیکی
 نزدیک تر است از علم ہیئت ، زیرا که
 اساسش بر جس است ، و اساس ہیئت
 بر حدس ، و به همین جهت است که در
 ہیئت اختلافات زیاد باین قدر و متناظر
 موجود است ، و هر طائفه ہیئت و ترتیب
 این عالم اجسام را به یک وضع مخصوص

می نامند و اوضاعی که در این کتاب مذکور است ، پیش آمده است ، که در (مشتق) زیادتر

رضے میں کند، لیکن در نجوم اختلافی نیست،
 ایک سال شمسی موافق زریح ہلاکو ۳۶۵ روز،
 پنج ساعت، ۲۹ دقیقہ و ۱۵ ثانیہ است،
 ایک دور حرکت زمین بر گرد شمس ہم موافق
 ارتقا و اروپائی ہمیں مقدار است پر چند
 ثانیہ تفاوت، در صورتی کہ قدام اسباب
 رسیدنی این عصر را نداشته و وسایلی بہ این
 درجہ از براس، آہنا فراہم نہ بودہ، بقدر امکان
 در تعیین دورہ حرکت پیش از چند ثانیہ
 اختلاف حساب پیدا نشدہ *

این است کہ استخراج کنندگان از زریح کہ
 اگر در حساب اشتباہ کنند، سوف یا شوسے
 کہ ہزار سال بعد ہم اتفاق خواهد افتاد، سے
 توانند بدون متخلف تعیین کنند *

لہذا علم نجوم از علوم حقیقت محسوب
 می شود، و یعنی بر دو علم دیگر است از
 علوم ریاضی، یک حساب و دیگر ہندسہ و لیکن
 علم نجوم بہ یک معنی دیگر ہم کہتہ می شود *

لہ (ارصاد) را صدکی جمع نجوم * لہ (مذاکک) با وجود اسکے *

و آل علم را "علم احکام" و "احکام نجوم" هم گویند و آل علم است در معنی و یادگاریه عصور جهل و ظلمت و زمان های بت پرستی و شماره پرستی، تمام مطالبش بی دلیل و صرفاً ادعا و نقل از مستفیدین است *
 و حکما اسما و کلمه اند آفتاب شماره سلاطین و ارباب حکم است *

و کلمه اند - مقابله یعنی رو برو شدن دو کرب یا یک دیگر بقول شبیه بحالت به دو نفر همایب است لهذا شخص است پس اگر یکی از حکما بخوابد به درو سلطان رو و شتری با آفتاب مقابل باشد، آن ساعت شخص است و البته احتراز باید کرد، که خطر وارد *

و کلمه اند - محل برج آتشی است و نور خاکی و جوزا هوایی و سرنگان مائی در حل لکه (عصور جهل) جهالت که زمانه *

لکه (صرف ادعا) خالی دعوائی و علم (خصایب) قاضی کی جمع *

سرد و خشک و نحس و مشتری گرم و ترو

سعد *

و نیز گفته اند :- سہمہ منحوسہ ہفت کوبہ
 است کہ بتجربین آل ہا را در ذریہ فلک قمر ،
 توہم کردہ اند در سرہ آتش ، و معکوس حرکت
 مے کنند ، لیکن وجود خارجی ندارد *
 ہم گفته اند :- سکریلدوڑ بہشت ستارہ است
 کہ ہر روز در یکے از جہات شش گانہ
 مے بافتد - یعنی مشرق ، مغرب ، شمال ، جنوب ،
 بالائے سر ، پائین پای ، و ہر گاہ این ستارہ ہا
 در رو بروی مسافر باشند ، آن سفر خطر ناک
 است ، و اگر در بالائے سر باشند ، بالائے
 بام و بلندی ہاے دیگر رفیق خالی اند مخاطرہ
 نیست ، و بانفاق ہمہ ، چنین ستارگانے وجود
 ندارد *

از این قبیل ترہاتے و لاطائیاتے کہ کتاب ہا

لہ توہم کردہ اند ، ان کو آپس میں لایا ہوا ہے *
 لکے (ترہاتے) ترہت کی لکھو یعنی نکاس *
 لکے (لاطائیل) کی جمع یعنی فضول ہائیں *

از آن پُر شده و هیچ کس نه پرسیده که قدا
 از چه مآخذ این سخن یا گفته اند و ستاده
 موهوم که وجود خارجی ندارد چگونه سخن یا سعد
 می شود ؟

و عجیب ترین اینکه هنوز در تقویم هست
 ما نو بریدن و نو پوشیدن خوب است یا شاید
 یا چارست و شریعت مشعل شاید یا شاید و
 از این جمله عرف است که نو بستند و یک
 حده ابله هم این عظمت ایمان آورده ، براس
 کار با ساعت سعد معین می کنند ؟

عاجل این بحث اینکه نجوم به چه معنی
 گفته می شود: - بلکه نجوم یعنی حساب
 حرکت ستارگان و اوضاع مختلفه آنها و
 آن دانشی است که در وقت کسوف و خسوف
 و سمت شبانه و عرض و طول بلدان و غیره
 و دیگر احکام نجوم یعنی شایسته است
 و برزخ و در چارست سعد و سخن و غایب و ای

که (تقریباً) برزخ و که (بریدن) یا کجا کاشتا ؟

که (چارست) نقد کرنا + که (شریب) سول) جلاب پیتا ؟

و غیره و نیز از عبادت آن تسبیح و تسبیح باران
 و زلزله و زرد و باد و صحران و دلاوت و بالاخره
 همه عوارض و حوادث طبیعی از موهبت و مد علم
 اقل کثر عطا استغاثی سے افتد و در علم قدم
 بیخیزد ، مگر آنکه باین مقدار محسوسه بنحویں با واقع
 مطالبی شود و این هم اعتداس و نجوم مدار و
 هر چه نسبتا کما حقہ کما حقہ بر وجه الکمال جمع
 شد گوید :

علم نجوم بینی و حکام معلوم شد ، و
 دانستیم که هیچ شکره سحر یا شمس نیست
 و تا کجا فایز و روع است ، و روشنائی فلکی
 ، انست و با نیست ، و قائل شدیم بود
 نوریت مستحق ، در احوال بنی آدم و یا
 سایر اوضاع عالم در حد الهی است ،
 از کمال سلطان واقعی که از بنیامین نقل شد
 کمالی از جمله ولایت ، و بر فرضی است ،
 از مدینه آلمان است ، مشایخ فاضله اند ، که

کمالی از مدینه آلمان است ، مشایخ فاضله اند ، که
 کمالی از مدینه آلمان است ، مشایخ فاضله اند ، که

کمالی از مدینه آلمان است ، مشایخ فاضله اند ، که

آنگاه مشعر باقی " در مجلس سلطان محمود غزنوی
 ادعای علم عظیم عظیم کرد، از دوسه نجوم - سلطان
 از او پرسید که اگر راست است گوی بگو من از
 کدام در آن ایام در بیرون خواهم رفت -
 "ابو مشعر" از دوسه احکام نجوم این مطلب
 را استخراج کرد و در دوسه نوشته نوشت زیرا
 فرش گذاشت - سلطان محض اینکه کذب او را
 در مدعای خود اثبات کند چنینی آنگاه لاجرم
 پیشه او در پاس موجود با زمین کرده به فرد
 تا دیوار اطلاق را بشکافند و دوسه تازان امداد
 کردند و او از آن بیرون رفت ، و آنگاه
 در قه را بیرون آورده دید ، در آن نوشته شده
 که سلطان از دوسه دیگر ، غیر از این در آنکه
 آنگاه مستعد بیرون خواهد رفت ، و آن در
 مابین مشرق و شمال احداث خواهد شد .
 شاید بسیاری از عوام الناس اهم یاد کرده
 اند که " ابو مشعر " یکس چنین استخراج کرده است

(در آن) کاغذ کای کرده شده (لا تخانه) ضروری است (دیوار اطلاق) ...
 شکاف ... (در آن) کای کرده کی دیوار کافر که نیا در آن ...

در صورتی کہ این افسانہ از معمولات است و معلوم نیست کہ "ابو مشعر" حضرت محمود را درک کرده باشد، و بر فرض آنکہ در مجلس اویا یکے از سلاطین سامانی، این مطلب اتفاق افتاده باشد، اول چیز سے کہ بہ نظر آدمی متفکر سے آید این است کہ آل سلطان ہر کہ بود، با احتیاج کاٹے کہ بہ علم غیب داشتت، مثل ہمہ سلاطین و بلکہ ہمہ مردم، چہ طور شد کہ تکب روسے زمین را مشعر نہ کرد، و سخن ہائے یعقوب لیث را و سایر وقایع تحت الارض را استخراج نہ نمودہ، و خود "ابو مشعر" چہرا با این علم مرشار و غیب گوئی کارل خود تحصیل ثروت سے نہ کرد کہ از او خدمت سلاطین و پادشاهی بنامت سے داد۔

لیکن مفر ہائے انباشتہ استخراجات و ادہام کہ بہ تصدیق محالات متما و اند، پہنچ گاہ، لند (حضرت محمود را درک کرده) گو و کازمانہ پایا ہوا سے (آدم منکر) سوچ والا آدمی سے لگ (وقایع... استخراج نہ نمودہ) زمین میں گڑ سے ہوسے خیرات سے لگائے سے لگ (مفر ہائے... ادہام) افسانوں اور ادہام سے ہے

ہوسے و مفر سے لگے (متما و اند) غازی ہیں۔ لگے (پہنچ گاہ) ہرگز۔ کبھی نہیں۔

در آنچه می شنوند ، فکر و تامل نمی کنند و لوازم
آن را در نظر نمی گیرند ، هر چه غریب تر و
خارق العاده تر باشد دود تر و بهتر مورد
قبول آماں واقع می شود +

اگر یک نفر صنعت کار ادعا کند که
من چاقو می سازم بهتر از چاقو می زنی
و محتاجم به بیست روپیه که و سبیل شغل خود
را تهیه کنم ، کسی اعتنا نمی کند ، لیکن اگر
یک نفر قلندر ، پوست پلنگ بر دوش ، و
بوتق عظیم حمایل ، و چوبه جنگلی پر خار در
دست ، وارد شود و بگوید من حجره حکما را
شناخته ام و آسیر می سازم که شمشیر خود
برای طلا کردن دیگ و سینی و کاسه و آفتابگیر
و همه ظروف مستی شما کافی باشد ، ممکن است
تمام گنج پلنگ خود را در راه او صرف کنند +

لکه (غریب تر) بیست عجیب +

لکه (بوتق عظیم حمایل) بیست بڑا سینک ، بجای کاه

لکه بین لکائے ہوئے : سنگ (حجر حکما) سنگ پارس +

لکه (مایملک خود) اپنی ساری جائیداد +

و ہر مرتبہ کہ آکیر مذکور عجیب گندہ از نو شمع
 بکار کنند تا شب کہ بنا بہشت شود این بطور قطع
 یک دم منتقل آکیر نمید شود کہ براسے طلا
 کردن تمام مس ہاسے فلکست کافی باشد۔ ہر شی
 است کہ در ہماں شب براسے درویش معظم
 سفرکے لازم و فوری ہونے سے آید کہ حشا
 فرصت خدا حافظی ہم ندارد، و باز آگاہی دیگر
 منتظر و درویش فلکست دیگر سے شدہ، بعد از آنکہ
 بیچ با خود فکر کند کہ اگر این شخص راست
 سے گفتہ این آسانی بہتر خود را بکسے خے داد
 ، یا نہ وضع پر بیان زندگی خے کرد، چہ سے
 بود ہماں تہنیمہ را چند ہ سے کند ۔

ہمیں استتہ حال زمان و سادہ و کلیم ہوں
 و تہہ عیبوب گویاں ، کہ بطورین نکتہ از جمالیت
 عامہ استفادہ کردہ ، و افسانہ ہاسے بیار، راجح
 یاری روشد سات لشر دادہ اند، کہ خے در جست
 خواہی ہم ، نظر بہر شہرت شہوت ، تا تاثیر سے کند

کہ در عیبوب کرد آکیر ہاسے ، و نہ بجا است، انتر یہ ، کہ در بطور قطع مذکورہ
 کہ در اشالی اساتے پدراشے نادرہ ، کہ در ہوی استتہ بظاہر سے ، کہ در خواہی

و بطور تقلید از این مطالب پیروی سے کہند
 و یہاں ہستی کہ در صدو برسے آیتد کہ دینے
 ہم براسے ایذا پیدا کنند۔ نجوم از صدو
 شرافت عامر بالا تر رتبه و جزو شرافت و جلال
 گردید، بطوریکہ کہ حکما کے بزرگ از قبیل
 "شواجر بلوسی" و قبل از او "ابو مشیر بلخی"
 و "گرشیار" و امثال انہاء کتاب یا در این فن
 نوشته اند، و بلکہ خواستہ اند این امر موہوم را
 تحت قرائین علمی در آورده را و صحیحہ از ہلکے
 ان تمیہ کنند *

از سجا معلوم سے شود کہ فلان وضع
 مخصوص علت فلان حادثہ مخصوصہ است
 و آنکے ما از تمام اوضاع علکی مطلع نیستیم
 و اند این ہمہ سیارات و ثوابت کہ در آسمان
 است فقط ہفت عدد را سے شناہیم، ان
 ہم بطور ناقص۔ پس چگونہ سے توانیم بگوئیم
 کہ از بیان این ہمہ کو ایک فقط ہمیں ہفت

لہ در صدو برسے آیتد) کوشش کہتے ہیں کہ (دانگہ)
 اور پھر ہتے (ثوابت) شدت جو غیر محسوس حرکت کرتے ہیں *

عدد موثر اند، و از میان اوضاع غیر منتهای
 که اینها بایک دیگر پیدا می کنند فقط چند
 وضع محدود موثر اند نه باقی اوضاع - زیرا
 همه مطالب بے دلیل است که به هیچ وجه
 قابل تصدیق نیست - یعنی در این گونه مطالب
 اگر همه حکما اجماع بر مطالبی کنند و سبب
 قاطع در کار نباشد نمی شود به آن تصدیق
 کرد *

نهایت امر این است که متبادرت به انکار
 هم نباید نمود بلکه اگر دلیلی کافی نبود مَرَدُّ
 می یابیم، نه تصدیق می کنیم و نه تکذیب
 تا وقتیکه دلیلی قاطع بر نفی یا اثبات نیست
 آید *

سید حسن طبسی

۱- (اوضاع غیر منتهای) غیر محدود حالتی است که (نهایت امر این است)
 زیادتی زیاد بر یا مشابیه و گنگ (متبادرت) نزات
 ۲- (مَرَدُّ) تکذیب *

اطفال غیر طبعی و مکاتب معاون و المان

المان در تربیت اطفال استعداد و قابلیت
فطری اطفال را یک مسئلہ و موضوع فہم تربیتی
قرار دادہ است۔ حقیقتاً از نقطہ نظر تربیت
مکمل نیست یک نمونہ تربیت برای ہمہ اطفال
بچہ واحد یہ پیشہ۔ بچوں اطفالی کہ با
ہمہ دیگر ہم سن ہستند فرق بزرگے از حیث
قوہ بدن، ہوش، فعالیت و قواسم باصرہ و
سامع، در میان آہنا مشاہدہ سے شود
و این فرق یا بچہ تولد، ارث یا عوامل

۱۔ (اطفال غیر طبعی) وہ بچہ جن میں کوئی جسمانی یا دماغی نقص نہیں ہو
۲۔ (مکاتبہ معاون) امادی درستہ ۳۔ (المان) برہمنی
۴۔ (یک نمونہ تربیت) ایک قسم کی تعلیم
۵۔ (عوامل نارہنی) عارضی دماغ

کار خفی است +

این است کہ روح تعلیم و تربیت
 نظر بر قابلیت و قابلیت و قابلیت
 تعلق ایجاد سے تعلق - ابتدا اطفال سے کہ
 در قابلیت تعلیم سے باشند مزارع
 نیست ، آہنا را عموماً در یک کلاس و مطابق
 یک پروگرام تدبیر نمودہ از تمام آہن
 یک بنیاد و یک اندازہ فعالیت و تربیت
 انتظار داشت . تا و امیکہ در مدارس
 متغیرین آہن گردد ممکن نیست شعبہ
 با اکتیو اطفال علائق مند نمود و بدین سبب
 انضباط کلاس با و حسن تعقیب پروگرام
 نشدہ ، و از طرف دیگر وقتیکہ اطفال
 غیر طبیعی بیشتر مشغول شدہ بکار و تفریح

کہ (ایجاد سے تعلق) متناہی ہے . انانہ فعالیت ایک ہی طرح
 سے عمل ہلکہ تلاش شعبہ ... گردد جب تک طالب مغرب سے
 مابین اطفال زمین اور طبی ہر سے کے لاق نہ کر لیا جائے
 لکن ممکن نیست . نمود انیس انیس کہ استادوں کو سب سے شکر
 کیواسیے مساوی طور پر ذمہ دار قرار دیا جائے . لکن (اطفال کلاس)
 جانوں کی ترتیب لکن حسن تعقیب پروگرام پروگرام کی باہمی سے

لکن (سر و کلمہ بزرگ) سر کھپا ہے +

مُسلم است ، اطفالِ طبیعی کہ دارائے قابلیت
 و ذہن روشن ہستند ، از کندی و عدم
 پیش رفت در س بابوس و بیزار گردیدہ از
 ذوقِ طبیعی مے افتند ، و اگر معلم مطابق
 میل و قابلیت اطفالِ طبیعی رفتار نماید در
 ہر کلاس یک دستہ ضعیف موجود مے شود
 کہ آہنا ہم رفتہ رفتہ ذوقِ تعلیم را کم کردہ
 و بالاخرہ یک قسمتیہ مضمہ جامع صنایع و
 فہج مے گردد ۔

بنیاء علیہ واجب است کہ در موضوع
 تعلیم عمومی ، اطفالِ طبیعی را از اطفالِ غیر
 طبیعی تفویض نمایم ، و یا اطفالِ در یک مدرسہ
 کلاس و پروگرام ہا را مطابق قوائے آہنا
 مرتب نمایم ۔

ایں موضوع مضمہ ، از ندرت ہا بہ این طرف

لے (عدم پیش رفت در س) سبق کی رکاوٹ ہے
 لے (یک قسمتیہ ... گرد) ایک بڑا حصہ پبلک کا ضائع اور
 نکلا ہو جاتا ہے ۔ لے (بنیاء علیہ) اسلئے ہے لے (افکار) کم از کم
 لے (از مدٹا ہا) این طرف پڑنے وقتوں سے آج تک ہے

در تمام دنیائے مستعدان ، تربیت شناسان را
 مشغول نموده است ، و در آلمان ہم ، در
 سال ۱۸۱۶ء بہ این طرف ، بہ اہمیت مسئلہ
 پے بردہ ، در ہمیں تاریخ در شہر "زالسبورگ"
 یک مدرسہ برائے اطفال غیر طبیعی ، تاسیس
 کردند ، و بعد از سال ۱۸۶۷ء از این قبیل مکاتب
 در تمام ممالک آلمان عمومیت پیدا کردہ ،
 و امروز آلمان دارائے دویست و سی باب
 مکاتب ، اطفال غیر طبیعی ، است کہ در این
 مکاتب قریب بہ سی ہزار محصلین ، اناث و
 ذکور ، تحصیل مے نمایند ۔

اطفال غیر طبیعی ، انہا ہستند کہ از موقع
 تولد و یا از طفولیت ، در نتیجہ یک عارضہ
 فکری یا بدنی از حیث ذکاوت و غیرہ با ہم سن
 ہائے خود نشان مساوی نباشند ، احمق ہا ، ابلہ ہا ،

لے (پے بردہ) ٹوہ لگا کر ، تہ کو پہنچ کر ۔

لے (محصل اناث و ذکور) طالب علم لڑکیاں اور

لڑکے ۔

لے (فکری یا بدنی) دماغی یا جسمانی ۔

مجبوظ ہا، تہنل ہا، نزدیک بین ہا، و آہنا یکہ
سقل سامع دارند عموماً "اطفال غیر طبیعی"
محبوب مے شوند۔ ولے کر ہا، کور ہا، و
لال ہا از "اطفال غیر طبیعی" محبوب مے شوند
و اینہا را در مدارس مخصوصہ دیگر تربیت
مے نمایند۔

حالا باید فرمید بہ چہ قسم اطفال طبیعی را
از "غیر طبیعی" تفریق و تمیز مے نمایند۔
موفقے کہ اطفال را بہ مدرسہ مے آورند،
اولاً یک معاینہ دقیق طبی بہ عمل آوروہ،
مطلوب و عدم معلولیت آہنا را تعیین نمودہ
بعد بعضے سوال ہاے مخصوصہ دادہ، و
اجراے بعضے تجربہاتے کہ در فراخور قطعاً
بین اطفال باشد خواستار مے شوند۔ نظر
بہ یک تحقیقات محکمے، بعضے کتب و رسالہ ہا
در موضوع امتحان اطفال طبع و نشر شدہ

لے ذہن، صحت، لے (سقل سامع دارند) کان مے کم سینے ہیں، لے (لال)
گونگہ، لے (معلول و عدم معلولیت) بیماری اور صحت، لے (تحقیقات محکمے)
مکمل تحقیقات، لے (طبع و نشر شدہ است) چھاپ کر شایع کئے گئے ہیں۔

است۔ در این صورت آٹھالے کہ امتحان
 ورود مدرسہ راسے و ہند، سوالات و عملیات
 کلاً موافق استعداد یک طفل طبیعی مرتب
 سے شود ہدی و سبیلہ، از جواب ہائیکہ اطفال
 سے دہند، کلاً طبیعی و "غیر طبیعی" بودن
 آہی معلوم میشود ۵

این امتحان و تجربہ ہائے روحی در ذہن
 و حافظہ و معرفت انتقال و احساسات ہر طفل
 یکہ مقیاس و معیار کالی تشکیل میدہد ۵
 مکاتبہ کہ مخصوص "اطفال غیر طبیعی" است
 عموماً یہ اسم "مکاتبہ معلولہ" نامیدہ سے شوزد
 تدریسات این قبیل مدارس تقریباً مانند مدارس
 ابتدائی است، فقط نظر بدرجہ ضعف و
 معلولیت، ساعتیں، ساعات مدرس نسبتاً کمتر
 و پروگرام ہا بسیط و مختصر است۔ اشتغالات

۱۔ امتحان ورود دانشکے کا امتحان ۵
 ۲۔ مقیاس و معیار کالی (میدہد) اور اندازہ اور تخمینہ قائم کرنا ۵
 ۳۔ (معلولیت، شخصیت، طالب علموں کی بیماری ۵
 ۴۔ (بسیط، کمزور، سادہ ۵) (اشتغالات، پومید) روزانہ کام ۵

یومیہ از چہار ساعت تجاوز نہی کند و حتی
یعنی از محصلین از ایک قسمت دروس پہلی
معارف سے شوزند ، و در ہر کلاس ہم عدد
محصلین محدود است ، مثلاً مکاتب معاون
کہ مخصوص اطفال قصیر البصر و ثقیل السامع
است در ہر کلاس بیشتر از وہ نفر تحصیل
نہاید باشد ۔

اصول تدریس " اطفال غیر طبیعی " یا کتب
مجاہدات ذوقی اجراء سے شوو کہ اطفال با
شوق و شغف میل بہ تحصیل نمودہ رفتہ رفتہ
تو اسے داعی آہنا تزیید سے گردو ۔
اگر شخصے در برین ، وارد مکتب معاون
آہن ہا و اولہ ہا شدہ از کلاس پانہین تر
شروع بہ ترقیقات نماید ، خواہد دید کہ در
کلاس ہا سے اولہ ایک عدد اطفال نشستمہ
اند کہ فقط نمودہ نظام طبیعت ، و سیما سے
بدبختی بشریت را تشکیل سے دہند ۔

۱۔ (قصیر البصر) کم نظر ۔ ۲۔ (ثقیل السامع) کماول سے اونچا سنے داسے ۔ ۳۔ (کے
یا ایک ... سے شوو) پر لطف الفاظیں جاری ہونا ہے ۔ ۴۔ (تزیید گردو) زیادہ ہوتے

جاتے ہیں ۔ ۵۔ (نمودہ نظام طبیعت) قدرت کے نظام کے نمونے ۔

کلمہ ہائے سچ و معنوج، دہان ہائے باز، چشم
ہائے کم نور و..... بعضے انہا گریہ و
بعضے قہقہہ سے زند۔ اگر اسم آہنا را پرسید
نخے داند، تادہ نخے کوآند بہ شمارند *

وے زین تاثرات، در گردش کلاہائے
بالا تر، رفتہ رفتہ از شما زایل سے شود۔
وقتیکہ بہ کلاہ آخر سے رسید، عوض آں
منظر بد بختی و آں نظر ہائے آبلہ و چہرہ ہائے
محبوب، یک عدد اطفالے خواہید دید کہ
دارائے رفتار منظم و نگاہ ہائے مربع و
چالاک بودہ در تمام جزئیات زندگانی طبیعی
سے باشند، و این خارقہ ہا فقط محصول
اشباع فن تربیت و تعلیم است *

در نتیجہ این امتحانات، اگر اعداد و شمار
”مکاتب معاونان“ را تدقیق نمایید، خواہید
دید کہ در مملکت آلمان ”اطفال غیر طبیعی“

لہذا کلمہ ہائے (.....) تیرھی ترھی شکلیں و لہذا (عومن.....) اس پر شہمتی
کے نظارے کی بجائے * لہذا (و این خارقہ.....) اور یہ غیر معمولی ترقی صرف
فن تربیت و تعلیم کی پیروی کا نتیجہ ہے *

ہفتاد و پنج در صد، کاملاً بہ زندگی طبعی عودت نمودہ ، و پانزدہ در صد بہ نتیجہ نزدیک آگر ویدہ ، فقط دہ در صد برابر قابلیت نہ نمودہ اند *

در میان "مکاتب معاون" یک قسم مدارس نیز موجود است کہ باسم "مکاتب ہوائے باز" نامیدہ مے شوند۔ "مکاتب ہوائے باز" برائے اطفال مخصوص است کہ دارائے امراض عصبیانی، قلب، جگر، یا مستعدِ سِل مے باشند۔ این قبیل مدارس، عموماً در خارج شہر ہا، در جنگل ہا و در نقاط ہستند کہ دارائے ہوائے صاف و جیدہ است۔ این قبیل مدارس مامورہ ایضاً دو وظیفہ مهم است :- تربیت بدنی و فکری *

"تربیت فکری"۔۔۔ درس ہا عموماً در میان

لے (عودت نمودہ) لوٹ آئے ہیں *

لے (مکاتب .. باز) کھلی ہوا والے اسکول ہ

لے (مامور .. است) دو اہم فرائض پورے کرنے ہیں * لکھ (فکری) دماغی ہ

جنگل یا و در کنار روڈ قائم ہا، یا ایک پروگرام مخصوص و مفید سے اجراء سے گردو۔ تعلیمیں
 این مدارس، مخصوصاً با صورت بشاش، در
 تربیت فکری اطفال سے کوششند۔ وے مدت
 تعلیم روزانہ از دو ساعت و نیم تجاوز نہ
 کند۔

”تربیت بدنی“۔ اطفال آقلًا روز سے بیچ
 مرتبہ خوراک دادہ و بعد از غذاها، روزانہ
 آقلًا دو ساعت در صندلی ہاسے راحتی،
 در ہواسے باز استراحت بخشیدہ سے خواہند۔
 در خارج از ساعت درس، اطفال را یا
 کار ہاسے دستی و باغبانی مشغول نموده، و
 ہر روز مطابق دستور العمل طبیب، یک
 مرتبہ با آب گرم یا سرد حمام سے برند۔
 ادیب الممالک

لہ (روڈ قائم) دریا »

لہ (صورت) چہرہ »

لہ (صندلی ہاسے راحتی) آرام کرسیاں »

دوره زندگانی

از روئیدن گیا ہے تا خشکیدن آن، از
جنیدن حیوانے تا مردن آن، زندگی نبات
و حیوان نامیدہ سے شروع۔ انسان نوعی از
حیوان است، اگر اہل است آہلی و اگر
نا اہل است وحشی +

زندگانی انسان از نقطہ نظر طبیعی تقسیم
سے گردد، پہ کووکی، جوانی، سال خوردی
و پیری، و از نقطہ نظر اخلاقی، پہ پیری
و جوانی، جوانی و جوانی، پیری و پیری
و جوانی و پیری، و از نقطہ نظر اجتماعی
پہ زندگانی تنہا و زندگانی با غیر، و از
نقطہ نظر تکلیفی پہ زندگانی علمی و زندگانی
عملی +

پیش از شروع بہ مطلب و بیان ہر یک
از تقسیمات مذکورہ جوہرہ آچھ فکر مرا ستائیں

لہ (تکلیفی)، زائن + لہ (جوہر) لب لہاب +

نمودہ در یکے فرازے آورم وے گویم :-
 سعادتمند کسے است کہ قسمتِ اول زندگائی
 خود را صرف خوش بختی قسمتِ دوم نمودہ
 باشد :-

کودکی یا قسمتِ اولِ زندگانی

طفل در این عالم قدم مے گزارو با لازم
 ہائے شش گانہ ، خوردن ، آشامیدن ، محضن ،
 بیداری ، جنبیدن و آرام بودن ، این شش
 احتیاج از او جدا نھے گردند مگر با آرزوین
 نفس زندگانی *

لہ در یک فرازے آورم ، پیش نظر لاتا ہوں *
 لہ (سعادتمند) کامیاب *
 لہ (قسمت) حصہ * لہ (لازم ہائے) احتیاجیں *

در این احتیاجات انسان با دیگر حیوانات
 شریک است و او را خصما بھیے است کہ
 پندرہج در وجود او ہویدامے گردند۔ انسان
 در آغاز ولادت داراے پارہ از خصما بھیں
 است بے آتمکہ داراے خمد آں بودہ باشد۔
 مثلاً مے گردید بے آتمکہ بخندد، احساس درد
 مے کند بے آتمکہ احساس سلامت نمودہ باشدہ
 طفل در آغاز زندگانی پیش از ہمہ چیز
 با پستان مادر آشنا مے گردد کہ طبیعت او
 را باین آشنائی تا بہنگام مقہور مے نماید۔
 و چون خواہد صورت محوسات را بشناسد
 پیش از ہمہ چیز صورت مادر را تمیز
 مے دہد *

کم آتمکہ احساسات او قوت گرفتہ صدائے
 مادر را از دیگر صدایا مے شناسد، ہر دو قتر
 او را از یک دیگر تمیز مے دہد، و میان
 تلخ و شیریں فرق مے گذارد *

لہذا آشنائی... مینماید، لہذا وقت کی آشنائی پر مجبور کرتی ہے یعنی احساساً
 نہیں بلکہ فطرتاً سے پسند کرتا ہے * لہذا کم (کم کم) رفتہ رفتہ *

رفتہ رفتہ زبان باز سے کند - ہرچہ را
 شنیدہ سے گوید و شروع بہ گفتن سے کند
 از کلمات یک صدائی گرچہ داراے دو حرف
 باشد مثلاً بہ ، مہ ، بعد ازاں بہ دو صدائی
 گرچہ داراے چہار حرف باشد مانند بہ بہ
 مہ مہ ، بابا ، ماما - بے آنکہ بتواند بہ کلمات
 سہ حرفی تلفظ نماید گرچہ داراے یک صدای
 متحرک باشد مانند شیر ، مہر یا دو صدای
 مانند شکر ، بدو و از زبان سے قیاس
 قوائے دیگر او را قواں گرفتار

وہ این مرحلہ زندگی آغوش مادر و بستان
 آموز گاری طفلی است ، نہ تنها و بستان
 آموز گاری بلکہ اول مرکز سعادت و شقاوت
 او است ، اول مرحلہ خوش بختی و بد بختی
 او - پس اگر باین نظر بگوئیم این منزل
 خطرناک ترین منزل ہائے زندگی است ،
 خطرات تکفیر ایم

وہ این مرحلہ است کہ صغیر خاطر طفل
 مانند آئینہ مصفا است و برابر صورت

زشت و زیبا یا مانند صفحہ عکس است
در مقابل تمام اشیا *

اینجا است کہ اگر دیدہ او خوش دید
خوش بین مے شود و اگر بد دید بد بین -
اگر گوش او حق شنید حق شنو و اگر باطل
شنید باطل شنو مے گردد *

اینجا است کہ گوش با زبان مے نماید جہاں
معاملہ را کہ دیدہ با دل مے کند - یعنی زبان
مے گوید تا گوش نشود - چنانکہ دل مے خواہد
تا دیدہ نہ ببیند *

بچے کہ مادر زاد لال مادر زاد است ضرورہ
چہ اگر شنیدہ بود مے گفت - پس زبانے کہ
در راست گوئی او نجات و در دروغ گوئی
او ہلاکت است در این مرحلہ ثابت مے
شود کہ گناہش بگردن گوش است چنانکہ
گناہ گوش بگردن زبان است - زبان ہم
ظالم است و ہم مظلوم و این عصایص
زبان است *

از چشم و گوش و زبان سکتفینیم، و آنها را

بمنزلہ سے رکن از ارکان خوش بختی و بد بختی
 شمار دیم و چہارہ بین کہ مہتریں آہنا است
 ناگفتہ ماند، و آن قلب است کہ در این
 خانہ عرش و فرشی، جسمانی و روحانی، زمینی
 و آسمانی بادشاہی حقیقی سے نماید *

یا این ہمہ قلب ہم در این مرحلہ دریافت
 نے کند سعادت و شقاوت خود را مگر
 بواسطہ چشم و گوش و زبان کہ اگر خوش
 بختانہ شروع بہ زندگانی کردند او میرسد سعادت
 خویش و اگر در بد بختی ماندند او نیز دو چارہ
 شقاوت سے گردو *

بنتیجہ آنکہ سعادت انسان بہ پاکسی قلب او
 ست و پاکسی قلب مربوط بہ پاکسی چشم و
 گوش و زبان و پاکسی این سے کاملاً مربوط است
 بہ لیاقت آغوش مادر *

باید دانست کہ طفل در آغاز زندگانی
 فرامی گیرد رفتار را و در نژاد آنکہ گفتار را
 فرا گیرد۔ چنانکہ سے بینیم مادر یا دیگر سے در

لے دریافت سے کند، حاصل نہیں کرنا لے (مربوط) دانستہ *

برابر دیدہ طفل چند ماہہ انگشتان خود را
حرکت سے دہر و بہ زبانی کہ وارد بیا بیا
سے گوید۔ روزے دُو تھے گزرو کہ طفل
تقلید سے کند رفتار مادر را بے آنکہ بتواند
لغت او را ادا نماید *

وہم باید دانست کہ طفل در ابتدای
نشو و نما کہ لوح خاطرش قابل پذیرفتن ہرگونہ
نقش و نگار زشت و زیبا است ہر نقشی را
کہ پیش از ہمہ پذیرفت نقش اصلی و رسم
حقیقی سے گرد و محو نمودن آن از لوح خاطر
و سے مشکل سے شود *

و بالجملہ در این دستان طبیعی آکناسات اولیہ
طفل را در گفتار و رفتار و نکتہ ہائے نفسانی
و اختیارات عملی ہم رنگ خالوادہ سے سازد
کہ در آن دیدہ کشودہ ، گوش فرا دادہ و زبان
باز نمودہ *

فرض سے نمایم دُو طفل را از دو ملت
مختلف بعد از ولادت، بے فاصلہ تبدیل محل
نمایند۔ پس از آنکہ ادراکات ۲ ہا استغنیال

لے (بے فاصلہ) فوراً بے (اورا کات آنہا) ایسکے حاصل کردہ خیالات *

یافت غالباً مشاہدہ سے شود کہ ہر ایک منصف
شده است بہ خانوادہ کہ در آن نشو و نما نموده
است و طبیعت دوم در وجود آنها حکمرانی
سے نماید *

طفل در احوال نشو و نما و اکتسابات طبیعی
باقی است تا آن ہنگام کہ پایستہ بدست تعلیم
و تربیت سپردہ شود ، اینجا دو صورت حاصل
سے گردد ، یکے آنکہ طفل بہکنت سب کمال
وارد گردد و دیگر آنکہ بحال عوامیت باقی بماند
در صورت دوم حیوانی است گویندہ کہ اگر
در کنتب آغوش مادر نیکو تربیت یافتہ خوش
رفتار ، بے آزار ، برو بار و فرمانبردار است
و گرنہ شرور ، مضرور ، حریص ، شجاع و مردم آزار
اول بے ضرر و کم منفعت و دوم بے منفعت
و پیر ضرر خواهد بود *

و اگر بدست تعلیم و تربیت سپردہ شود ،
ممكن است زبان معلم چرخ عقل او را
روشن کند و دست مرنی اخلاق دسے را تہذب
نماید *

اما باز بشرط آنکہ بنائے تعلیم و تربیت
 رُوے اساس حسن پرورش دے در کتب
 اغوش مادہ گزار وہ شود، وگرنہ نئے توں گشت
 کہ دستِ آموزگاری و پرورش افزائی ہوا
 مکہ ہائے ناپسندیدہ را کہ در آغوش مادہ
 فراگرفته و برائے او مانند طبیعت دوم شدہ
 بکلی محو نماید +

بلکہ غالباً دستِ آموزگاری برشت و زیبا
 ہر دو دے دہد و یک و بد ہر دو سا
 مے پرورانند و آبخشاں ہا را آبخشاں تر مے
 سازد۔ علی الخصوص کہ منضم بہ حسن پرورش
 باقوتے ہم نبودہ باشد +

دیدہ شدہ است کہ اخلاق ناپسندیدہ
 رسوخ یافتہ در وجود طفلے از طریقہ دستِ تعلیم
 و تربیت ہائے گوناگون مانند بادام تلخ شکلہ
 آلودہ باطن خود را آشکار مے سازد و در
 طے نمودن مسافتِ تعلیم و تربیت مہوم فساد

لہ (آبخشاں... میسازد) بد کو بہ تربیت دیتا ہے + لہ (منضم) چسپان +

لہ (رسوخ یافتہ) سرایت کئے ہوئے + لہ (دہر دست) ماتحت +

اُو قوت گرفتہ چرائے پیش پاسے شرارت
 دے افروختے مے گرد د +
 نتیجہ آنکہ نیکو در آمدنِ طفل از مکتب
 آغوشِ مادر و پیمودنِ وے یک قسمت
 از مکتبِ آلتسابی نا بہ ہمیمہ حُسنِ تربیت
 مبدئِ سعادت و خوش بختی انسان است +
 مدتِ این دورہ زندگانی از ہنگامِ ولادت
 است تا رسیدنِ بختِ بلوغ و رشد کہ ما
 اس را کودکی نامیدیم -

جوانی

یا

قسمتِ دومِ زندگانی

دو طفل از سرحدِ زندگانی گذشتہ قدم
 بہ عرصہٴ جوانی مے گزارند، صاحبِ تکلیف
 و راسِ مستقل مے گردند +

لے (صاحبِ تکلیف) نیک دید کے ذمہ دار +

آنکہ انسان جوان است بہ اقل سعادتے
 کہ برے خورد این است کہ مے فہمہ بزرگتر
 سرمایہ اُد وقت اُدست و احساس مے کند
 کہ وقت از دست رفتہ ہرگز بدست نئے آید
 آنگاہ سرمایہ پڑ پہلے خود را چہار قسمت
 نمودہ ، قسمتے را برائے رفع احتیاجات
 شش گانہ ضروریہ مے گذار و وقتے را
 صرف کسب معاش مے کند ، قسمت سوم
 را بہ تحصیل علم و عمل یا تکمیل حرفت و
 صنعت مے پردازد ، و در قسمت چہارم از
 تفریحات طبیعی و لذت ہائے روحانی و جسمانی
 در دائرہ اعتدال عقلانی بہرہ مند مے گردد +
 و چوں از وقت سخن گفتیم روا باشد
 بگوئیم گرچہ نقد عمر را قیاس بہ مال نتوان
 کرد ولے میتوان بہ وکے مثل آورد و گفت
 شخص غایت اندیش در عین دارائی روزگار
 تہی دستے خود را بدقت مے بیند و در

لے (در عین دارائی) جبکہ سب کچھ اس کے پاس ہو +
 لے (بدقت مے بیند) خود سے دیکھتا ہے +

مصرف نمودن نقدینہ وافر حساب روزگار
در ماندگی را نمودہ ہماں اندیشہ و احتیاط را
مے کند کہ در جزئی ہائی ماندہ آل نقدینہ
مے نماید *

روشن تر آنکہ شخص داراے نقدینہ بسیار
اگر عاقبت اندیش نباشد در صرف نمودن نقد
جزئی دستش مخے لیزد و احتیاط مخے کند،
ولے چوں ہماں نقدینہ عزیز و یک بہ تمام
شدن رسید در بمصرف رسانیدن جزئی آل
احتیاط مے کند و اندیشہ وافر مے نماید *

چوں دانا در عنفوان جوانی در بکار بردن
وقت عزیز خود ہماں احتیاط و اندیشہ را مے
کند کہ پیر جاہل در ایام آخربین زندگانی خود
مے نماید، یعنی فریب غرور جوانی را نخوردہ
روز بلکہ ساعت از عمر گراں ہماں خود را
بے عوض مخے گزارد و بہودہ مصرف مخے
نماید *

لے دوچہ جزئی) تھوڑی سی رقم * لے (بے عوض مخے گزارد)
اس کے بدلے میں کچھ لے بغیر نہیں رہتا *

دیگر آئکہ انسان جوان یا جوان دانا بزرگتر
 سعادتے کہ مے باید بدست آوردن رفیق
 دانلے مہربان است کہ در احوال مختلفہ و
 در شاید روزگار او را مدد پرساند، گاہ و
 بیگاہ ہمدم، ہمقدم، مونس و محرم و در
 مختلفہ دوراں شریک علم و الم او بودہ
 باشد، پیش رو آئینہ باشد کہ بنمایاند عیب
 و نقص او را و پشت سر در حمایتش
 مانند سپر گردد و چہ باشد کہ از گفتہ ہائے
 خویش شغری در این مقام شاہد آورم
 از چہ آکسیر اعظم با ہزاراں جد و جہد
 این جہاں را اے برادر گم بگردی سر بسر
 بہتر از یار موافق مے نہ یابی کو تر
 پیش رو آئینہ باشد پشت سر گردد سپر
 بلے انسان پیش از ہمہ چیز حاجتمند رفیق شفیق
 است *

و بالجملہ انسان جوان در دورہ جوانی قوت
 ہائے مادی و معنوی خود را بہ کمال مے رساند
 از طراوت عمد شباب بہرہ مے برد، اساس

سعادتِ خود را برای قیمتِ های دیگر عمر
بلکه برای آنکه از دوی باز می ماند محکم
می سازد :- و این است معنی پیری در
جوانی از نکته نظر اخلاقی *

جوان دوم آنکه در کسب آغوشِ مادر تربیت
نیکی نیافتن و تحصیلات و (اگر آکنسای کرده
باشند) بجای نفع ضرر بخشیده و اخلاق ناپسندیده
او را قوت داده است، چون قدم به عرصه
جوانی بگذارد و خود را بے نیاز از پدر و مادر
به بیست مغرور گشته هر از اطاعت ایشان
به پیچید و هر چه بدست آورد در شمار نادانی
ببازد، بدبختی را برای خود و رسوائی را
برای خانواده اش تدارک نماید *

و این است معنی جوانی در جوانی از
نقطه نظر اخلاقی *

پدر و مادر هم در این حال هر چه می بینند
نتیجه بدی تربیتِ های اولیه است که
به طفل خود روا داشته اند و خود کرده را
تدبیر نیست *

در این مرحلہ چیزے کہ سے تواند جوان
 مغرور را تا یک درجہ از خواب غفلت بیدار
 کند اول شداید روزگار است کہ ہوا و
 ہوسہا را از سر او دور نماید و دیگر رفیق
 دانائے است کہ بہ حسن معاشرت رفتہ رفتہ
 او را بہ ہوش آرد و تصرفے در اخلاقی
 او بنماید۔ گرچہ ملکات رسوخ یافتہ تعبیر
 نا پذیر است۔ مدت این زندگانی از حد
 بلوغ است تا سن وقوف یا سی سالگی *
 در این جا سخن ناگفتہ ماند کہ مارا مجبور
 بہ بازگشت نمودن باغایہ این قسمت از
 زندگانی سے نماید *

و آل سخن این است کہ چون طفل
 بحد بلوغ و رشد رسید و دورہ بے اختیارے
 او سپری شد یعنی دارائے راے مستقل
 گردید، ہمکن است بواسطہ غضب شدن

لے (تصرفے) تبدیلی * لے (ملکات ... نا پذیر است) پختہ عادتیں تبدیل
 نہیں ہوا کرتیں * لے (سپری شد) ختم ہو گیا *
 لے (بواسطہ) بہ سبب *

بعضے از حقوق او بہ بدبختی بزرگے بر خورد
کہ تا آخر عمر وبالش دامگیر او و خاوادہ گذشتہ
و آتیہ اش گردد +
و این سخن را بہ سہ کلمہ ذیل عنوان
مے نمایم :-

یعنی غصبِ حق اطفال

این سہ کلمہ گرچہ بہ نظر سہل و سادہ
مے آید ولے چوں بہ کنش^ل بہ خوریم و
بہ نظر دقت بہ آہنا بتکریم خواہیم دید کہ
مے تواند یکیشہ تمام بدبختی ہا بودہ باشد +
بلے در عالم اجتماعی رسیدن اطفال
بہ حقوق مشروعہ خویش سرچشمہ سعادت
است و مغضوب شدن حقوق آہنا پایہ و
مایہ بدبختی و شقاوت +

و در میان حقوق اطفال دو حق اذہم
قدیم تر است کہ غصب شدن آہنا در خویش

لہ (بہ بدبختی بزرگے بر خورد) ایک بڑی بدبختی سے دوچار ہو جائے + لہ (کنش بخریم)

اسکی تہ تک پہنچیں + لہ (نظر دقت) خور کی نگاہ + لہ (ریشہ) بڑھ +

بختی و بد بختی ایشان مدخلیت محم وارد و
 اول حق رسوت و حرفت است کہ چون
 طفل دارے اختیار و صاحب رائے مستقل
 گردید در انتخاب رسوت و حرفت آزاد باشد
 و بیچ قوه او را بہ در برہ کہ دن جامہ موروئی و
 پیروی نمودن از حرفت پدری مجبور نہ نماید و
 کہ اگر در این مورو میل اولیائے اطفال
 یا ملاحظات دیگر طفل را مجبور بہ رسوت و
 حرفت موروئی کند این مجبوریت نہ تنها کودک
 بیچارہ را دو چار بد بختی مے نماید بلکہ بسا
 مے شود کہ رسوای را بہ خالوادہ او جلب
 مے کند و شاید در کشاکش حوادث دہر
 بہ اساس قومیت و ملیت ہم خلل مے رساندہ
 چہ بسیار مے شود کہ میل طبیعی طفل
 بغیر رسوت و حرفت موروئی است ، طبع او
 برائے آن رسوت سازگار نیست و دماغ او
 برائے آن حرفت ساختہ نہ شدہ است و
 شغل برائے شخص نامناسب و شخص برائے
 کار نااہل ، و کسبت نداند فساد بزرگ این کار را

کہ (رسوت و حرفت) لباس اور پیشہ بہ لکہ (چہ) کیونکہ بہ لکہ (میل طبیعی) قدرتی رحمت و

در عالم اجتماعی۔ بے اختلاف سلیقہ ہا و طبیعت ہا
مانند اختلاف صورت ہا و خلقت ہا است *
پس بر اولیائے اطفال است کہ در آغاز
جوانی حق اختیار نمودن کیوت و حرقت را
از توریان خود غصب نہ نمایند، آنها را
بمقتی خود برسانند، آبروے خالوادہ را
محفوظ دارند و شاید تحصیل شرف ہم بنمایند،
نیرا کہ طفل چوں در انتخاب کیوت و
حرقت آزاد شد یا جامہ موردی را اختیار
مے کند و حرقت پدری را پیروی مے نماید
کہ ہرنگ خالوادہ است *

و اگر تنبیر و تبدیل داد یا بہ کیوت
و حرقت محترم ترے تبدیل مے دہد یا بہ پست
تر، اگر پست تر شد تا اہلے از خالوادہ بیرون
رفتنہ آبروے خالوادہ محفوظ ماند و اگر بہتر
و بالا تر شد در مے از شرافت و افتخار
بہ رُوے خالوادہ کشودہ گشودہ است۔ و ہم
بہ اساس اجتماعی خدمتہ شدہ نہیرا کہ کار
بہ اہل خود و اہل بہ کار خویش رسیدہ است *

کیسے تصور نکند کہ مے خواہیم اختلاف
 کیوت و حرقت را در بندی و پستی مقام
 افراد ملت بدخلیت بدہم، نہ، زیرا کہ کیوت ہا
 و حرقت ہا ہمہ در جائے خود احترام دارند
 و در عالم اجتماعی وضع و شریف یکسان
 اند، شرافت موروثی لغو است تقدم تقدم
 فضلی است و امتیاز تنها بہ دانشمندی و پرہیزگاری
 و تا اصل مطلب را روشن تر نموده
 باشیم مے نویسیم کہ اگر در احوال اجتماعی
 خود بدیدہ بصیرت نظر نماییم خواہیم دید کہ
 اغلب علمائے بزرگ روحانی مثلاً کہ مصدر
 خدمات ہمہ بہ دین و ملت بندہ اند شرافت
 اول سلسلہ بودن را دارا بودہ اند و
 ہمچنین بسیاری از مردان بزرگ از اباب
 قنمشر و قلم و غیرہ کہ خدمات بزرگ نموده اند
 در کیوت و حرقت خود اول سلسلہ مے باشندہ
 و از طرف دیگر ملاحظہ مے کنیم از وجود

لہ (در عالم اجتماعی) قوی حیثیت سے + لہ (تقدم فضلی) علمی برتری +

لہ (شرافت) ... بودہ اند یعنی لباس اورپیشہ کے لحاظ سے وہ ابتدائی یعنی ادنیٰ حالت ہیں

تا اہل در کسوت و حرفت مودوئی چه بدبختی ما
مثال حال قوم شدہ و مے شود و چه خیانت ما
یہ دولت و ملت نمودہ و مے نمایند +

پس روحانی زادہ نباید جبراً روحانی گردد
و امیر و دبیر زادہ نباید قہراً امیر و دبیر
شود۔ فرزند طبیب چه لازم است کہ حتماً
طبیب گردد، تاجر و کاسب زادہ را کہ گفتہ
است کہ حکماً باید تاجر و کاسب باشند +

مولائے مستقیان مے فرماید تربیت تکبید
اولاد خود را پہ تربیت خویش زیرا آنها خلق
شدہ ماند پرلے زمانے غیر از زمان شما +

نتیجہ سخن را خطاب پہ پدران دانشمند
نمودہ مے گوئیم، اے اباہ کرام اگر اولاد
خود را دوست میدارید، اگر پہ کسوت و
حرفت خود علاقت دارید، اگر شرافت عالم
اجتماعی را محترم مے شمارید حق مشروع
اولاد خود را خصم تکبید و آنها را مجبور

لہ (در کسوت.... مودوئی) یہ اشارہ ہے آسودہ حال لوگوں کی طرف + لہ (روحانی زادہ)

یعنی مولوی کا بیٹا + لہ (مولائے مستقیان) حضرت علی + لہ (علاقہ) دیکھسی +

نہ ٹھائیڈ کہ حکماً در کسوت و حرفت شمار آئیندہ
 آنچه گفتہ شد، با مسئلہ بیرون رفتن از
 ریجی کہ مذموم است، منافی نیست، بلکہ
 ہماں مسئلہ را بہ حقیقت تائید سے نماید*
 دیگر حق فہم جواناں کہ ممکن است معصوب
 گردد و روزگار زندگانی آہنا را تیرہ و تار
 نماید و بہ ارکان عالم اجتماعی خلل برساند
 حق زنا شونی است و آن در موقع تبدیل
 زندگانی تنہا است بہ زندگانی با غیر کہ ما
 در اویل مقالہ تعبیر کہ دیم بہ تقسیم زندگانی
 از نقطہ نظر اجتماعی*
 تا آن ہنگام کہ شخص بہ تنہائی زندگانی
 سے نماید یعنی خانوادہ تشکیل دادہ و ہمیشہ
 اختیار نہ نمودہ است خیر و شر زندگانی او بخود
 و خانوادہ کہ در آن ولایت سے نماید میرسد*
 انا چوں در قسمت دوم زندگانی از نقطہ
 نظر اجتماعی قدم نہاد و شریکے برائے خود

لے (ری) مدود - اندازہ - دائرہ *

لے (اول) شروع - آغاز * لے (ہسر) بچی - زوجہ *

اختیار کرد غیر و ثمر او از خود و خانواده اش
 تجاوز کرده به دیگرے سرایت میکند و دست
 این تجاوز به دامن عالم اجتماعی میرسد و بلکه
 با سعادت و شقاوت دنیا راه پیدا میکند *
 بله سعادت دنیا به سعادت ملت با است
 و سعادت ملت با به سعادت قوم با و سعادت
 قوم با به سعادت قبیله با و سعادت قبیله با
 به سعادت خانواده با و سعادت خانوادگی حاصل
 نمی شود مگر به حسن تشکیل خانواده و حسن
 تشکیل خانواده مربوط است به حسن انتخاب
 تشکیل کنندگان و حسن انتخاب با مضمونیت و
 مجبوریت صورت نه پذیرد *

انسان جوان که خواهد از عالم تنهایی برهد
 و در عرصه زندگی با غیر قدم بگذارد نخستین
 باید بحکم از عقل و رشد، رسیده باشد که
 که خود معنی این تبدیل زندگی را احساس
 نماید و ثمره مشروع آن را درک کند، بفهمد
 نقشه بقیه زندگی خود را چگونه میکشد،

له (سعادت و شقاوت) بطلانی برای * له (درک کند) نمی *

رشتهٔ آسایش خویش را کبھی منقطع سے نماید،
 یا کسی ہمسرے شود، چہ کس را در زندگانی
 عزیز خود شرکت سے دهد و پانچمہ گوہر گراں
 بہارے آزادی زندگانی منہائی را بہ چہ ہمت
 سے فرود شد کہ بد بخت نشود و دیگرے را
 بد بخت کند و شہد حیات را در کام خود
 و دیگرے تلخ نہ نماید *

در این مرحلہ مانند بسیاری از مراحل
 زندگانی، فرقے میان پسران و دختران نمی
 باشد و تکلیف اخلاقی ہر دو بطور مساوی است؛
 با این مقدمہ مختصر سے تو ان بہ مقصد
 نزدیک شد و گفت در این تبدیل حیات،
 در این مرحلہ خطرناک، در این پرمنگاہ ہولناک
 زندگانی اولیایے جوانان را فرض است کہ
 آہنا را دستگیری نمایند، از یک طرف راہ
 رستگاری را بہ آہنا بنمایند و از دیگر طرف
 بیخ گونہ مجبوریت شامل حال ایشان نہ نمایند
 کہ مجبوریت جوانان و غضب حق آن ہا

لے (متصل بنیاد) جوڑنا ہے * لے (تکلیف) فرض *

در این مرحلہ زندگی و در این مسئلہ
اجتماعی شرعاً و عقلاً، عرفاً و عادتاً گناہ
است و بہ اساس قومیت و ملت، چنانچہ
گفتہ شد، ظل سے رساند *

و چوں این مقالہ مختصر برائے آگاہ
عمودن پدران و پسران، مادران و دختران
یعنی بزرگان و کوچکان نوشتہ سے شود
بہ مصاحت در این مسئلہ ہم بہ اشارہ
مختصر قناعت نمودہ سے گذریم و سے گوئیم
کہ اگر بہ مفسدہ ہائے بزرگ کہ در عالم
اجتماعی ما ہویدا است بدیدہ وقت نظر
نماییم خواهیم دید کہ سرچشمہ آہنا باز نئے
گرد و مگر بہ نقطہ ہدے تشکیل خالواہہ ہا
و بدیہی مذکورہ راجع نئے گرد و مگر بہ خبط و
خطائے کہ در موقع تبدیل زندگی نئی منفرد
بہ زندگی با غیر صورت پذیرد و ہم ترین
خبط و خطائے مذکورہ سلب اختیار و حق
جو انان است در این مقام *

پہرے کہ در این مسئلہ قابل توجہ است

این است که در امور مذهبی ، در عادات و
 رسوم نیکوئی ملی ، در آب و هوا و مکان ،
 در احوال جسمانی و روحانی و در احتیاجات
 زندگی خاوادگی و عقلانی اختلاف بسیار
 میان مردم مشرق و مغرب هست و هیچ گاه
 نمی توانند از یک دیگر تقلید و تبعیت کامل
 به نمایند .

در این صورت به ملت مالازم است
 (و مخصوصاً بر خاتم های محترمی که تازه
 می خواهند در سایه ترقیات عصر حاضر خود
 آرائی نموده قدم در عرصه آزادی بگذارند)
 که از روی بے خبری تقلید جا پلانه نه کنند
 و آزادی را به تبعیت نمودن از عادات و
 رسوم آجانب تعبیر نه نمایند و بدانند که آزادی
 و ترقی هر قوم باید در حدود احتیاجات
 طبیعی و در دائره آداب و رسوم نیکوئی ملی
 متناسب با احوال جسمی و روحی آن قوم
 به اقتضای آب و هوای آن مملکت بوده
 باشد تا بجای نفع ضرر نرساند و بجای ترقی

نمودن تنزل ندهد کہ اگر غیر از این باشد در
تقلید جاہلانہ آنچه داریم از دست مے رود
و آنچه مے طلیم بدست مے آید و روان
حافظ شاد کہ گفت مے

گشت بیمار کہ چون چنم لُو گرود نرس
شیوہ این نشدن حاصل و بیمار بماند

ساختوردی

یا

قسمت سوم زندگانی

پس آنچه گفته شد از حال کودکی و جوانی
در دورہ اول و دوم زندگانی احوال دورہ سوم
کہ نتیجہ مقدمات زشت و زیبای پیش است
باشناسائی آن کس کہ بہ منزل گاہ ساختوردی
مے رسد نتوانستہ خوانندہ مے شود و ناخواندہ دانستہ
مے گردد *

انسان در این مرحلہ زندگی کہ از سی سالگی شروع مے شود و در شصت سالگی بہ پایاں مے رسد مے درود آنچه را کہ در دورہ اول و دوم کیشہ و بکار مے برد آنچه را کہ از نیک و بد و از خیر و شر فرا گرفتہ و مے رسد بہ آنچه مقدمات آل را از پیش تدارک دیدہ است + آئمکہ از مکتب آغوش مادر نیکو در آمدہ در دبستان لایقہ کسب مہر نمودہ و دارائے مایکات حسنہ و صفات پسندیدہ شدہ و پس از تکمیل تحصیلات علمی و عملی با مناسبت میل طبیعی بہ اقتضای قوہ روحی و دماغی خود بہ مشغولہ با شرافتہ کہ قابل تزیین باشد پرداختہ و کار معیشت را منظم ساختہ ، بہ علاوہ ہمسر بخوش ہم تن مہربانے برائے تشکیل خانوادہ ہمیل خاطر خود بدست آوردہ ، او و ہمسر مہربانش ہر دو از خوش بختانند ، معنی زندگی دنیا را مے فہمند - در شرکت زندگی ہر یک تکلیف خود را ادا مے کنند - ہر دو با ہم رشتہ سعادت را

لہ (از پیش تدارک دیدہ است) پہلے سے انتظام کر رکھا ہے +

نگاہ مہدارندہ، ہر دو تحصیل تمول و اعتبار سے
نمائند و از آنچہ بدست آوردہ ذخیرہ برائے
بازماندگان سے گزارند *

ایں دو فن باہم بخوشی زندگانی سے کنند،
باہم ترقی سے نمایند، باہم پدر و مادر سے
شوند، باہم اولاد سے پرورائند، باہم یادگار ہائے
بیکو سے گزارند، در دنیا باہم پیر سے شوند و
باہم از ایں سرائے فانی سے گزارند *

کار و نیار را بہ عین علم و عمل و کسب افتخار
و شرف ساختہ دارند و کار آخرت را بہ پرستش
یزدان پاک و مہربانی با آفریدگان پرداختہ ،
بازماندگان ایٹیاں برائے آہنا باقیات صالحات
اند و نام نیک ایٹیاں در صفحہ روزگار پہ
شرف و افتخار بانی است۔ ایں است معنی

سعادت این است حقیقت خوش بختی *
تا رُوے دیگر سخن ناگفتہ نمائے خواہیم
بگوئیم۔ آتکہ در کتبت آغوش ماور تریبیت
بیکو نیافتہ و قسمت دوم زندگانی را کہ دور
بوانی است بہ باطل گزارائندہ ، خواستہ است

آنچه را کہ بہ آل نہ رسیدہ و رسیدہ است بہ
 آنچه نخواستہ، علی الخصوص کہ گرفتار ہمسیر
 ناموافق ناسازگارے ہم شدہ باشد، این
 دو تن ہمیشہ دنیا را تار یک مے بینند و
 راہ سعادت را باریک، بہ عسرت دیت
 مے نمایند و بہ حسرت از این عالم مے روند
 و گاہ مے شود کہ آلائش وجود آنها قرن ہازل
 زندگانہی قومے را مکدر و زہر رفتار شاں حیات
 اجتماعی ملتے را مسموم مے نماید۔ این است
 معنی شقاوت این است حقیقت بد بختی ۴

بدیہی است زادگان این خانواده بہ چہ
 طینت بہ دنیا آمدہ و بہ چہ کیفیت نشو و نما
 مے نمایند۔ و اثرات وجود آنها در عالم
 اجتماعی چیست و چہ نیکو گفتہ سعدی ارواںش
 شادے

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود
 گرچہ با آدمی بزرگ نشود

پیری *

یا دورہ چہارم زندگانی

انسان چوں دورہ سیم زندگانی را ہمید و
 و قدم در مرحلہ چہارم نہاد دنیا را پشت
 سرے بنید و آخرت را پیش رو *
 علامت ہائے پیری از سستی قوائے
 پنجگانه ظاہری و باطنی، سفید شدن مو و دریم
 افتادن رو و خمیدہ گشتن قامت و ناتوان
 شدن طبیعت و آثار بسیار در وجود او
 ہویدا می گردد *

روز بروز بنیان هستی او رو بہ زوال
 می گذارد و در این مرحلہ غوش سختی و بدخمتی
 شدید تر از مراحل گذشتہ نمودار می شود *

انسان سعادتمند یعنی آئندہ و بستان آغوش
 مادر را بیکوٹے نمودہ دورہ کودکی و جوانی و
 سالخوردی را آنگونہ کہ باید گذرانید ، ان
 فضایل بشری بہرہ مند شدہ ، دانستی ہا را
 در حد استعداد خویش دانستہ و رفتار کردنی ہا
 را بقدر امکان رفتار نمودہ ، در مراحل خطرناک
 زندگی سعادت آزادی را ادراک کردہ و آثار
 بزرگ از خود در دنیا باقی گذارده ، خالوادہ
 سعادتمندے بر خالوادہ ہائے ملت خود افزودہ
 زادگان بالیافتنے را بحد کمال رسانیدہ و بانجگہ
 از مرتبیت نزد خالق و خلق و وجدان و وطن
 خود رہا شدہ در این مرحلہ دست از اکتسابات عملی
 مے کشد و بہ اکتسابات روحانی و لذایذ معنوی
 تا آخرین نفس مداومت مے دہد *

بیر دانایا واسطہ ذخیرہ ہائے مشروعی کہ برلے
 این مرحلہ از زندگی تدارک نمودہ معاش خود را
 تامین شدہ ، آثار وجودیہ خود را در این جہاں

لے دانستی ہا معلوم کرینگے لاین ہائیں * لے رفتار کردنی ہا ، عمل کرے لاین ہائیں
 لے (تائیں شدہ) قابل تسلی *

از ہر طرف فروداں ، و خلق را حاجتمند تجربہ ہا
 و فکر ہاے سنجیدہ خود مے بیند و بلا آخرہ آخروین
 تائیش احوال ہستی خویش را در این عالم مانند
 اشعہ نور شید در ہنگام غروب کہ بر قلعہ ہاے
 کوہ ہاے بلند تپاند بر فراز افکار بزرگان
 جہاں تاباں مشاہدہ مے نماید - و آخریں نفس
 را با رضائے خلق و خالق از او و رضایت او
 از تہہ ، تسلیم مے نماید ، پیکر خاکی را بدست
 خاک و روان پاک تا بنک خویش را بدست
 دل ہاے پر محبت ہوا خدایان خود مے سپارد
 این است بہشت دنیا و این است سعادت

آہدی *

و بچوں پہرہ دانا در مرحلہٴ پیری احترازمے
 کند از ہرچہ لازمہٴ عمدہ کودکی و جوانی است
 از این رو تعبیر کردیم بہ 'پیری در پیری' ، از
 نقطہٴ نظر اخلاقی *

اما پیر نادان مرحلہٴ چہارم زندگانی را بہ
 جوہر بدبختی و حقیقتیت بے سعادت مے گذراند

لہ (اشعہ) شعاع کی جمع - چمک - کرن * لہ (قلعہ) چوٹی *

میگوید آنچه را که نمی کند و نمی کند آنچه را
 که میگوید، صفات رذیله که یک عمر با او
 بسر برده بر وجودش غالب، حرص و طمع
 بر او مستولی، خلق از شتر دست دربان او
 در آزار، نه خود از خود راضی و نه خلق و
 خالق از او - در پیری به هوس های جوانی
 می پردازد و به طبیعت کودکی بازگشت می
 نماید *

این است معنی، جوانی در پیری از نقطه
 نظر اخلاقی - همه کس از دیدار او بیزار همه
 کس مرگ او را خواستگار، تا برود و صفح
 رودگار را از لوث وجود خود پاک نماید *

گناه این گونه پیران جاهل در عالم حقیقت
 به دوش آغوش مادر و دست ناقابل مربی و
 زبان بی حس معلم یا دماغ نالاین خود ایشان
 (چنانکه گفته شده) ویا، بیاوه سرانی، بگردن
 رب النوع شقاوت است - چه از پروردگار
 سعادت غیر از سعادت صادر نمی شود *

از تقسیمات زندگانی باقی ماند تقسیم آخرین

یعنی، زندگانی، علمی و زندگانی عملی، از نقطہ نظر تکلیفی۔ اگرچہ بیان میں مطلب در خلال مطالب گذشتہ آشکار شد و لے تا نیکو روشن شدہ باشد مے گوئیم قسمت اول و دوم زندگانی را زندگانی علمی و قسمت سیم و چہارم را زندگانی عملی مے خوانیم +

یحییٰ - دولت آبادی

باب دوم

نظم

ماہ

اے ماہ چہ ماہی ار بگویم
 چوں تو نہ بود، چہ چارہ جویم
 بر روے تو خیرہ خیرہ دیدم
 بر جملہ کواکبت کز دیدم
 تو طمع خرابی فقیری
 در خورد سراے ہر امیری
 تو نوری و بشیر عالم افزون
 بر پایے نمودہ شب و روز

لے (خیرہ خیرہ) گھور گھور کر + لے (بر جملہ ۰۰۰۰ گزیدم)
 میں نے تجھے سب ستاروں سے بڑھیا پایا +
 لے (در خورد) لایق + لے (مشید) ذر +

هر لحظه بصورتی در آئی
 پنهان شوی و زلف بر آئی
 رشد تو همین سه پنج روز است
 زان پس همه تیرگی و سوز است
 هنگام بلال همچو ابروی
 در پذیرد رُخ بتان مشکوئی
 از روزنه خرابه است نور
 اندام پری نماید از دور
 در کوه چو چنم و ابرو است
 پیروں گلنی ، همه جهانت
 در دل بخیاں تاکه مه روسی
 از بام نموده طاق ابروی
 عکس به کنایه بحر دیدم
 پیراهن صابری در دیدم
 از موج به موج گلر فانت
 میرفت ، و دیده پیروانت
 یک سلسله شمع بود در آب
 از باد فتاده در تنگ و تاب

لے (مشکوئی) حرم سرا ، لے (تاکه) شاید *

رویت چو به آسمان دیدم
 این طرفه ز غیب بر شنیدم
 مه بر فلک است و ماہتاب است
 بانی همه نقش با بر آب است
 ۱- ۲- ۳- طهرانی

عذریہ تقصیرات

اے اختر کاخ و کشورِ جم
 تا کے بہ خلاف راہ سپاری
 زان دور نشاط و تجدیدِ خرم
 آخر چہ عثود کہ یا و آبی
 بس موکہ سفید کردی از غم
 کوتاہ کن این سیاہ کاری
 روزے ز وفا و مہر، ترسم
 این کثرتِ روشنی ز سرگذاری
 گم نیست ز غاب ما اثر ہم
 اے آنکہ ز بعد ما نمی پا
 در ملک وجود شاد و خندان
 آباد چو بنگری و نییا
 سر تا سر این سر لے ویراں
 چوں روی نئی بکوه و صحرا
 آزاد تر از ہولے بستان
 یاد آرد ز روز محنت ما
 ہیں حالتِ مہلک ایراں
 بہتر شود از بہدر پسر ہم

پہوں رخت سیاہی از جہاں بست اے کو دکھ عہد روشنائی
 وہیں شخصی روزگار بشکست کرد اخیر سعد خود نمائی
 دانش بہ سریر حکم نشست و داد ندائے پادشائی
 دانش کہ کنند نام ماہست اخلاف بہ جرم تیرہ رائی
 تو پردہ مباحث و پردہ درہم

بشنو ز درون پردہ تامن این راہ بہ پردہ با تو گویم
 کاروز بیابے فکر روشن این راہ چنانکہ بہت پویم
 نے دامن کس ستم ملوں نے جامہ خوب و زشت شویم
 تارگ چو خیز دم ز کھمن وز یادہ نفی شود سہویم
 نہیں قصہ ترا رسد خبر ہم

چوں سہزہ دے کہ ماہ میدیم در گلشن و باغ زندگانی
 از سردشی باو دے ندیدیم در لالہ تراوت جوانی
 تا نالہ بلبلان شنیدیم افسرد ریاضین شادمانی
 آو بخ کہ انہیں چیں بریدیم امید و ہواے کامرانی

وہیں خار شکست در جگر ہم
 گیرم کہ در نقش کشودند وہیں مرغ شکستہ پرشد آزداد

لے (ملوں) داغدارہ لے (کمن) پوشیدہ جگہ +
 لے (دے) شمسی مینوں میں سے دسواں مہینہ یعنی آکتوبر +
 لے (آو بخ) حرف ندب یعنی ہاسے +

وز صفحہ خاطرش ز دو دلمند اندیشہ بند و بیم صیاد
یا خنجر آں بہ تیغ سودند تا بشکندش بہ سببہ فریاد
وین نغمہ بہ پردہ ہاسرودند کز تاب و توان "کمالی" افتاد
نے بال دگر زند نہ پر ہم

حاصل چہ انہیں کشودن پر یا بال شدن بہ تیغ گلنار
دارد چہ زیان و سود دیگر خاموشی و نالہ من نار
ایں باغ کہ خشک گشت و بے بر رو بید بجای ہر گلے خار
شد چہرہ آسماں کھیز در پردہ شب بماند استخار

کندند ز مرغ صبح سحر ہم
اے چشمت آفتاب گلزار مارا بہ خطر در ایں سیاہی
اے طلعت صبح پردہ بردار وز حالت ما بہر متیاهی
اے باد ہمار شو پدیدار وین بلغ بکن چنانکہ خواہی
باشد کہ در ایں چمن دگر بار گل پاس ہند بہ نخت شای
ابر آید و آورد گہر ہم

ایں باغ شود دوبارہ شاداب اے مرتکب خوش تولے مسکین
خوش باش کہ باز سے دہنتاب در باغ بنفشہ زلف پر ہیں
رخشنده تزاذ فروع منتاب آید بہ چمن دوبارہ نسرویں

لہ (زدودن) کھر چنا + لہ (آسمان) سحر کی جمع - صبح +

خوش باش کہ بازخیزد از خواب این صبح نہادہ سر بہ بالیں
 باشد پیے ہر شبے سحر اہم
 مرزا حیدر علی کمالی

جعفر خاں از فرنگ برگشتہ

(بر وضع حالاتِ وطن خود ایراد وارد سے آورد)
 رُخفا شرح غم و غصّہ من گوش کنید
 شرح حال من و وضع وطن گوش کنید
 یاد آن روز کہ در خاکِ اروپا بودیم
 روز و شب در ہمہ جا گرم تماشا بودیم
 بہ رُخ ماہِ رُخاں والہ و شیدا بودیم
 اوّل صبح ہمہ گرم توالت بودیم
 اوّل شب بہ ہمتل ساکت و سامت بودیم
 خوشی و عیش بہ ہرگونہ فراہم شدہ بود

لے (غصّہ) رُخ ہ لے (توالت) انگریزی ٹائیلٹ یعنی چہرے
 کی صفائی اور دہستی ہ لے (بہ ہمتل ساکت و سامت) بودیم
 ہوٹل میں خاموش اور تھکے ہوئے بیٹھا تھا ہ

دل ما فارغ و آسودہ نہ ہر عم شدہ بود
 در اروپا نہ کسے شیخ مصمم شدہ بود
 نہ کسے ہوجی و بیکارہ و یاروے بود
 نہ سگے بود و نہ آوادہ عو عوے بود
 وقت بیکاری خود بندہ زمانے سے خواندم
 گاہ تاریخچہ ماہ رخاں سے خواندم
 گاہ اخبار نواز وضع جہاں سے خواندم
 گاہ سرگرم قرابت پہ قرابت سے خانہ
 سے شنیدیم و مادام سے افسانہ
 نہ کسے خوں جگر و خستہ زہر اثر آئے
 انبیا را بہ در اویش نہ بود اجماعے
 گرم کار آمدہ ہر کاسب و ہر علائقے
 اختر فضل و ہنر داشت وزوزش ہمہ وقت
 بود در شہر بہ ہر گوشہ نمایش ہمہ وقت

لے (شیخ مصمم) دستار پوش ملا + لے (ہوجی) آوارہ گرد شخص +
 لے (یارو) مفت خوردہ آدمی + لے (عو عو) کتے کے بھولنے کی آواز +
 لے (زمان) فرانسیسی لفظ ہے یعنی ناول + لے (قرابت خانہ) اخبارات پڑھنے
 کا کہہ + لے (مادام) انگریزی میڈم، خانم + لے (اثر آئے) رئیس شہر + لے (اجماع)
 ظلم زیادتی + لے (کاسب) دکاندار + لے (علائق) موبیشیوں کا چارہ بیچنے والا +

باہلگراف زہر گوشہ خیر سے آمد
 ہر ماہ دلبر ماہ رو سے زور سے آمد
 آسماں ہم یہ نظر نوز و گر سے آمد
 ہمہ وقت از دل و جاں خرم و خنداں بودیم
 نہ گرفتار و کیلاں نہ وزیراں بودیم
 حال چند است کہ من دار و طہراں شدہ ام
 از گلستان آرد پاسوے زندان شدہ ام
 یا کہ از ساحل امید بہ طوفاں شدہ ام
 اندر این شہر زن و مرد سیاست بافت اند
 ہمہ بیچارہ و بیکارہ ولے حرّات اند
 گفتہ بودند دریں شہر بود شعبدہ باز
 از زمین سوئے ہوا سے کند اختر پرواز
 بہر تفریح بیارند بہ بازار گراں
 گاہ در "مسجد شاہ" معرکہ آغاز کنند
 مرد و زن جملہ سوئے معرکہ پرواز کنند

لے (تہلگراف) تار برقی + لے (وکیل) ایرانی پارلیمنٹ کا ممبر +
 لے (حال چند است) اب ٹھوٹے عرصے سے +
 لے (سیاست بافت) سیاسی جھگڑے ڈالنے والے +
 لے (حرّات) بالونی + لے (گراں) سوڈ +

حال اینچنانہ گرامفون نہ سازے داریم
 نہ یکے ٹوٹی و نہ شعبہ بانے داریم
 بہر مجنون دل خود نہ ایازے داریم
 ٹوطیاں آخر از این شهر سجایا عیب شدند
 ہمہ در زیر زمین یا بہ ہوا غیب شدند
 حقہ بازار ہمہ سرگرم سیاست شدہ اند
 ٹوطیاں از دل و جاں حامی ملت شدہ اند
 علمائریزہ خود شقرہ دولت شدہ اند
 حالت مردم این شهر فجالت دارد
 قلبم از حالت این قوم ملالت دارد
 رفقا دود نوزک قصد سفر باید کرد
 از چین شهر و چین و ضلع خدر باید کرد
 مادموزال بہ اروپا است خیر باید کرد

لے (گرامفون) گراموفون +

لے (ٹوٹی) ایک طاقت ہے جو بازاروں میں ساز

بجاکر بھیک مانگتے ہیں +

لے (حقہ بازار) ... شدہ اند تمام دھوکے باز شخص

پوٹیکل میدان میں اتر آئے ہیں +

لے (مادموزال) فرانسیسی لفظ ہے بمعنی لڑکی +

اے حربیانِ دغل پیشہ خدا حافظان
 اے ہڑبیرانِ تہ پیشہ خدا حافظان
 آقاے ریحان

پندِ سودمند

اے پسر گہرا سنی پیری
 بندگی کن بہ مردم ہنری
 بے ہنر چوں درختِ بید بود
 با ہنر چوں درختِ بار وری
 بایست کند و سوخت در آتش
 چوں نہ شاخ و نہ سایہ نہ ثری
 ذی خرد، گامِ زن زبے خردی
 ذی خبر، راہِ جو زبے خبری

۱۔ (بہیرانِ تہ پیشہ) جنگل کے شکاری شیر
 ۲۔ (گامِ زن) اگ بہٹ جا +
 ۳۔ (راہِ جو) راستہ پل دے +

یہ ہنر آدمی شود زندہ
 کہ ہماں مردن است بے ہنری
 چون نرد اندودہ، نقش گاو خراست
 بے ہنر پو شد از قبای وری
 خویشتن را پیغمبری خو کن
 اگر از دودہ پیام بری
 راہ چو نہیں پدر اگر نروی
 سخت ناخوب و آغلیت پیری
 پیری کن مرا بہ علم و ہنر
 تا ستم نیز من ترا پیری
 ما سفر کردہ و جہاں دیدہ
 تو نہ رفتہ رہے و تو سفری
 از پے ما پچہ پو کہ ہر کہ نکرو
 را ہر دی، سے نکرو را ہیری
 راہ خیرہ سراں مپو کہ زیاں
 بینی از سر سستی و خیرہ سری

لہ (چون نرد اندودہ . . . خراست) گامے اور گمے سے
 کی طمانی نضویر کی مانند ہے : لہ (چو نہیں پدر) باپ کی مانند +
 لہ (آغلیت) بیوقوف + لہ (بہ پو) چل + لہ (خیرہ سرا) اجرت - جو قوف

آدمی را پہ عقل و ہوش و خرد
 بندگی کردہ اند دیو و پری
 جیلہ پہ و راستی نمود
 تا نہ گردی بگرو جیلہ وری
 دُو جہاں از برائے تو کردند
 کہ تو از دُو جہاں عزیز تری
 از دُو گیتی فزوں بود معنات
 گرچہ بسیار خرد و مختصری
 ہمہ گیتی سوئے تو رہ سپر است
 کہ تو سوئے خدایے رہ سپری
 حاجی مرزا حبیب

تیریک تائیس "مجلس ملی"

شاد باش اے "مجلس ملی" کہ بینم عشقزیب
 از تو آید وز دلت را در این دوراں طلبیب

لے (پہ عقل... خرد) عقل کی وجہ سے :

لے (مجلس ملی) ایرانی پارلیمنٹ :

شاد باش اے "مجلس رتلی" کہ از تو چیرہ گشت
 سوز مسجد بہ کلیسا لوز فرقان بر صلیب
 شاد باش اے "مجلس رتلی" کہ باشد مر ترا
 شرح پشیمان و دولت حافظ و ملت نقیب
 شاد باش اے "مجلس رتلی" کہ ہستی بے گزاف
 آسمان مہر و ماہ و زہرہ و کفٹ انخسب
 شاد باش اے "مجلس رتلی" کہ از تائید تو
 عاشق بیچارہ شد آسودہ از جور رقیب
 چشم ہارا روے حوری کام ہارا طعم شود
 گوش ہا را بانگِ رُوئی مغز ہارا بوسے طیب
 نا تو بر پای در این کشور نہ رخچہ آشنا
 تا تو بر جای در این سماں نہ فرساید غریب
 کس نباشد نہیں سپس از جور دیوان در فتنج
 کس نماند زین سپس از عدل سلطان بے نصیب
 نالہ مظلوم آید تا بہ تخت شہر یار
 حالت بیمار گردد آشکارا بر طبیب

لے (چیرہ گشت) غالباً آلیا + لے (سور مسجد) مسجد کی عمارت، لے (کفٹ انخسب) بیجاپ شمال سرخ رنگ کا ستارہ ہے، یہ جس وقت نصف النہار پر پہنچتا ہے تو
 دعائی قبولیت کا وقت ہوتا ہے + لے (رُوئی) سارا کا ستارہ ہے (نہ فرساید غریب)
 مسافر نہ لے گا + لے (دیوان) حکومت +

کودکان را کس نہ ترساند ز شکل ہولناک
 عاجزاں را کس نہ لرزاند ز فریادِ مہیب
 خارہ اندر خاک نشاند طراوت از گہر
 غورہ اندر ناک نہ فروشد علاوت بر زہیب
 گول را نبود رقابت با حکیم ہوشمند
 سقلہ را نتوان عداوت با اسیل و بانجیب
 چیریلی کے تواند بعد از ایں دیو مژید
 پارسائی کے نماید زیں سپس شیخ مریب
 بسکہ ظلم را بکشد شد خونِ مظلوماں خنساب
 بسکہ روعے خستگاں از خونِ دل آمد خنیب
 شاہِ مَنظَرِ وادیِ گیتی خدیوِ کامراں
 آئکہ ذاتش مستطابست و خلقش مستطابت
 آئکہ محبتش ہر سبجا جنبش کند باشد مصابت
 آئکہ رایش ہر سبجا تابش کند باشد مصیبت

لہ (غورہ) کچا انگور + لہ (زہیب) خشک انگور +
 لہ (گول) جاہل + لہ (مژید) سرکش +
 لہ (مریب) سود خور + لہ (سنتطاب) اعلا +
 لہ (مستطاب) عمدہ + لہ (مصابت) گرفتار مصیبت
 لہ (مصیبت) درست، صحیح +

بر رعیت مرحمت فرمود قانون اساسی
 چون رعیت را بدل دارد چو فرزندان حبیب
 در نفوس خصم قرین همچو نار اندر حطب است
 در قلوب خلق مهرش همچو آب اندر قلبیت است
 عدل این شاه را کرامت الکا جبین دان حساب
 کار این شاه را امیر المؤمنین باشد حبیب
 نرسوا ایزد ترا داد است صدر کاروان
 کاسمانے کرد خواهد دولتت را عنقریب
 کباب آمد در خرامش سرگس از رفتار ماند
 بیل آمد در ترم زاع افتاد از نعیت است
 اے مشیر الدوله اے دستور اعظم ایکه زاد
 نور عقل از راکے پاکت همچو آتش از لہیت است
 پیش طبع خردہ نجات ہر گہراں آید سبک
 نژد فکر دور بینت ہر بعید آید قریب
 شادئی شاه خواستی و آبادئی ملکش کہ تو
 درو ملت را چلبھی راز دولت را حبیب

۱۔ (قانون اساسی) قیام پارلیمنٹ کا قانون مراد ہے ۲۔ (حطب) اگری ۳۔
 ۴۔ (قلب) گواں ۵۔ (امیر المؤمنین) باشد حبیب (حضرت علیؑ ہی
 حساب کر سکتے ہیں ۶۔ (صدر) صدر اعظم ۷۔ (گرگس) گد ۸۔ (لبیب) اکے

اے سپہدارانِ دین بادا شما را تا ابد
 عون حق خیر المعین و حفظ حق نعم الرقیب
 اودیب الممالک

گل پیش رس

یماہِ اسفندار، یک سال، شیدہ
 بتابید بر یا سمین سپید
 نہ شستہ ہنوز از ستم دست آئے
 نہ ابرو بر افشاند خورشیدِ خوئے
 گرہ شد گلو گاہ بادِ شمال
 ہوائے دژم را نکو گشت حال

لے (عون حق) امداد الہی۔ (خیر المعین) بہترین مددگار +
 (حفظ حق) خدا کی حفاظت۔ (نعم الرقیب) حریف پر غلبہ
 دینے والی + لے (پیش رس) وقت سے پہلے کھلنے والا
 لے (اسفندار) بادھواں شمسی مہینہ، دسمبر + لے (شید) دھوپ +
 لے (رے) جاڑا + لے (خوئے) میل + لے (گرہ شد...) بادِ شمال، بادِ شمال
 کا گلہ بند ہو گیا یعنی خزاں کی ہوا تھم گئی + لے (دژم) تیز ہوا +

بصد رنگ سبزه درین کلاه
 به زد تیر در چشم اسفند ماه
 گذاید برف و بتابید شید
 بجوشید سبزه به جنبید بید
 دوده روز را پیش کاید بهار
 فریبنده خورشید شد گرم کار
 به دستان خورشید و زرق سپهر
 بهار سے پدیدار شد خوب چهر
 بزود برگشت تر سر از شاخ خشک
 پراز مشک شد زلقب بیدمشک
 دو سه روز شب گشت و شب روز شد
 گل پیش رس ، گلشن افزون شد
 نگار بهار و خدیو چمن
 گل یا سمنین ز یور چمن
 به یک ماه ازاں پیش ، کایام اوست
 بر آمد ز مغزه و برون شد لروست

له (سبزه درین کلاه) سورج + له (اسفند ماه) سردی کا چیند +
 له (دوده روز) چند روز + له (دستان) مکر +
 له (زرق) فریب + له (برگشت) کوپل +

بہ خمدید بر چہر خورشید، روز
 بہ شب نخت پیش مہ ولفروز
 گمان بڑو مسکین کہ خورشید و ماہ
 بر او ہر روزند، بیگاہ گاہ
 ندانت کا پدوں نہ ہنگام اوست
 کہ بر چاہے مے زہر در جام اوست



بناگہ طبیعت بر آمد ز خواب
 فرو نخت خورشید و یتر شد سحاب
 بغزید باد از بر کوہسار
 بیفتاد ناژو و خم شد چنار
 زمانہ خشک طبعی آغاز کرد
 طبیعت بہ سروی سخن ساز کرد
 بیفتاد برف و بیفسر و جوئے
 سیاہ زاغ در باغ شد بذلہ گوئے

لہ (روز) یعنی بہ روز، دن سے وقت لہ (کایدوں) اس وقت

لہ (طبیعت) نیچر، لہ (ناژو) چیل کا درخت

لہ (سیاہ زاغ) سرد ٹکوں میں جاڑے ہیں ایک قسم

کا کوا کالے رنگ کا ہوتا ہے

سراسر بیفُسُرد و پڑ مرد باغ
 ہماں پیش رس گوہر شب چراغ
 شکد خند تازش بہ سنج لبان
 بیفُسُرد و او و شنامش ادر دیان
 چنین است پاداش زود آمدن
 بامید باطل فرود آمدن

—*—

من آن پیش رس غنچہ تازہ ام
 کہ ہر جا رسید است آوازہ ام
 من آن نوگل برگ جان خورده ام
 بہ غفلت فریب جہاں خورده ام
 سبک راہ صد سالہ پیمودہ ام
 بہ بیگاہ رخصتہ نمودہ ام
 بخوں گرمی روز بشگفتہ ام
 ز دم سردی شب بخوں خفتہ ام
 ز بے آہی عرف پڑ مردہ ام
 ز سرمائے عادات افسردہ ام

لہ (ز بے آہی عرف) رسم و رواج کی بے حیائی

نه بوده در ایام یک روز شاد
نه مخدیه در باغ یک باغداد
آقاس بهار

این چرا و آل چرا

جوهر قدسی نهفته رخ در آب و گل چرا؟
میخ روحانی به میخ دیو و دود بسمل چرا؟
قلب مومن عرش رحمان است و منزل گاه حق
خیل شیطان را به ناحق ره در این منزل چرا؟
مخفل قدس و مقام افس و برآت شهود
صورت و هم و هوا را جا در این مخفل چرا؟
تکلیه زن بر مسند جم تا سزاوار آهر من!
جلوه گر در صورت حق معنی باطل چرا؟
چون به امر حق بود اقبال و ادبار عقول
این یکے مدبرے چرا دان دیگرے مخفل چرا؟
آشنایان معانی غرقه در دریا و ما
مانده از صورت پرستی بر لب ساحل چرا؟

له (آهر من، شیطان) + له (مدبر) بدبخت، + له (مخفل) کامیاب +

له (صورت پرستی) ظاهر پرستی +

شیخ را از گفتگو چوں مطلبے حاصل نشد
 حرف بے معنی چرا تکرار بے حاصل چرا؟
 تائیفے کامل نہ گشت و ساکے وصل نشد
 دعویٰ یہودہ و تطویل لا طایل چرا؟
 شیخ ہادی بر جندی

ایں چسیت و آل چسیت

اے حقیقت پرآوہ دانشور
 سخن گویت بہ سخ و بہ خر
 گر شناسی کہ بیچ شناسی
 بابت گفت مرد دانشور
 مے نہ بینی و کہ خود نئے بینی
 باصیر خویش را بہ بیچ بصر
 بینی، و دیدہ را نہ دیدستی
 دانی، و میستت ز ہوش خبر

لے تطویل لا طایل) بے فائدہ طول دینا ہے

نہ بہ دانش رہت کہ دانش چہیت
 نہ بہ فکر ت رہے کہ چہیت مگر
 مغز چونت و چوں وہ دانش
 عقل چونت و چوں کشاید در
 در دلت این شعاع روشن چہیت
 وز چہ گہ صافی است و گاہ کد
 خویش را با طراز عقل بہ سیخ
 ریش مغز و ریشخند مہر
 کاکلہ بستایدت بہ دانائی
 دُم گاوے فرودہ بر سر خر
 اگر از خویش آگہی بر گوی
 کہ گاہ کہ ای ، وز کجا شدی بیدر؟
 این فلک را کہ میستش بن و سقف
 وین فضا را کہ میسنش سر و در

لہ (باطراز عقل بہ سیخ) عقل کے قاعدے سے باج +
 لہ (ریش مغز و ریشخند) بے عقلی نہ کر +
 لہ (کاکلہ..... دانائی) (دُم گاوے..... بر سر خر)
 اگر کوئی تیری دانائی کی تعریف کرے تو سمجھ لے کہ اس نے گدھے
 کے سر پر گائے کی دم لگا دی + لہ (کہ ، کہ ای) کہ کیسینی یعنی تو کون +

چوں برافراختند بے تہ و بِن؟
 چوں برافراختند بے در و سر؟
 وین ہمہ خلقت و اختلاف از چہیت؟
 در نثراد و نہاد نوع بشر
 این چرا اول یداد داد و دہش؟
 واں چرا تن بہ بونک داد و مگر؟
 او چہ خوردہ کہ پُر تزل است چو شیر؟
 تو چہ خوردی کہ بیز دلی چوں خر؟
 او ز گلخن چگونہ گلبن کرد؟
 تو بہ گلبن چہ سال زدی آذر؟
 ہا دیا این سخن ندارد بِن
 چوں نہادی ہنتر مدوز و مدد
 سنج ہادی بر جندی

خوشبخت زارع

دانی از جملہ مخلوق کہ خوش بخت تر است؟
 آنکہ آسودہ و آزادہ پر آرد ^{نفسے}

لہ (بوک ہ مگر) شاید اور کیا + لہ (پر دل) بہادر + لہ (زارع) کاشتکار +

زارے مسکن اودشت و بیابان و سیح
 نہ چو شہری کہ کند جاے بہ سنج قفسے
 باول شاد و تن سالم و بازوے قوی
 کسب روزی کند و چشم ندارد زکے
 از ہمہ ملک جہاں مالک یک مزرعہ
 کہ بدست آرد ازاں گندم و ماش و عدسے
 چند فرزند بدو دادہ خداوند جہاں
 کہ بود روشش از دیدن شاں، دیدہ بسے
 بر در خانہ شایان و امیران جہاں
 بہ ہمہ عمر نبود است ورا ^{مہتممے}
 قلبش از آئینہ ساقی ترو از نینت پاک
 کفر داند کہ بیازارد مور و گسے
 نہ کسش مدعی و نہ او باکس ^{طرف} طرف است
 نہ ورا ترس ز زورے و نہ بیم از ^{عسے} عسے
 بہ چہیں زندگئی قانع و شاکر شب و روز
 نہ ورا در دل آرزے و نہ در سر ہوسے
 ابو القاسم الحسینی

لہ (عدس) سور بہ (نہ او... طرف است) نہ وہ کسی کا
 حریت ہے (عس) رانگوشت لگا کر دغا کی جنر رکھنے والا افسر بہ

مرد دیندار کیست؟

خود پرستی و حق پرستی را
 اسے خود مند فرق بسیار است
 سخت آساں شود بلطفِ خدا
 راہِ حق گرچہ سخت دشوار است
 رہ نیارد بہ سوائے حضرتِ حق
 بُرد، ہر کس کہ مردم آزار است
 تو ر خلقِ خدا اگر بیزار
 باشی، از تو خدائے بیزار است
 دل بدست آرتا بزرگ شوی
 کہ بزرگی نہ دان دستار است
 شیخ مردم فریب یا دستار
 چون مستور گیسے آفسار است
 عالم بے عمل بہ نصّ کتاب
 خرد بود کیش بدوش آفسار است

۱۔ (مستور گیسے آفسار) بے نگام گھوڑا۔

۲۔ (بہ نصّ کتاب) آیات قرآنی کے مطابق۔ ۳۔ (آفسار) بوجھ۔

کارِ خُروز و شب بہ نادانی
 عملِ اسفار و طئی اسفار است
 بندہ پیر سے فروشاں باش
 کہ ہمارے دست کردار است
 شیخ را خونِ مالکِ دینار
 کم بہتر ز عشرتہ دینار است
 دل بہ دینار سے فروشد، و غلق
 بہ گماناں کہ مرد دیندار است
 مرد دیندار کیست؟ آنکس، کو
 خوب کردار و راست گفتار است

مرزا جیب اللہ

لہ (اسفار) سفر کی جمع ہے لہ (ہمارہ) ہمیشہ ہے
 عشرتہ دینار) دینار کا دسواں حصہ ہے

رشتہ گہر

عمرت اے خواجہ گرچہ در گذر است
 نیک بشتر کہ چوں در رشت در است
 گر درست زرت عزیز بود
 بخدا عمر ازاں عزیز تر است
 خواجہ چوں سیم و زر شمار کنند
 عمر وے نیز در خود شمار است
 نیچے از عمر نا شمار گذشت
 خواجہ در فکر بیمہ و گر است
 این گرا نمای عمر را ہر کس
 خوار مایہ گرفت بے بہتر است
 مرد بیدار دل چنین داند
 کہ بہ شکیبائی ہمارہ در سفر است

لہ (درست زرت است) پہلے زمانے میں طلائئ اور نقزی سکول کو آدھا
 تھائی اور چوتھائی حصوں میں کاٹ کر کام میں لاتے تھے اس لئے مکمل
 یا سالم بیکے کو درست کہتے تھے۔ سعدی کا قول ہے ع
 درستی دو در آسنیش نہاد

لہ (خوار مایہ گرفت) کم قیمت یعنی حقیر سمجھا + لہ (ہمارہ) ہمیشہ +

دُنیا اش راہ و آخرت منزل
 سوے منزل ہمیشہ راہ سپر است
 نفسش گام و ساعتش فرسخ
 ہر شب و روز منزل دگر است
 وقت را سیف قاطع آوردند
 کہ ز تیغ بڑندہ تیز تر است
 قطع آعمار آدمی را وقت
 بہ مثل ہیچو صارم ذکر است
 چہ بود فرق آدمی ز ستور ؟
 آدمیت اگر بہ خواب و خورد است
 از خورد و خواب ہر کہ آدمی است
 آدمی چشمش کہ گاد خر است
 این ہمہ بار چوں بدوش کشد ؟
 خواجہ بے خرد کہ یک نفر است
 دلے و صد ہزار گوں تشویش
 سرے و صد ہزار گوں خذر است

لے (فرسخ) پونے چار میل کا ایک فرسخ +

لے (صارم ذکر است) تیغ فولادی ہے +

در دلش ہرچہ بگذرد آسفت است
 بر لبش ہرچہ سے رود اگر است
 دل نخواستن کارخ لیت و لعل است این
 سرگو کوئے پو کہ یہ و مگر است
 نہ دل است اینکہ صد خرابہ وہ است
 نہ سر است اینکہ یک طویلہ خراست
 این سخن خوارتہ مایہ، ست گبیر
 کہ سخن مینت رشتہ سگر است
 من چو ابر ستم، این سخن باران
 تو صدق باش، گوشت ارہ کر است
 بندہ پیر سے فرو شستم
 کہ گدایش گداسے معتبر است
 خواجہ با آن بزرگئی دستار
 ہمنش سخت خردو مختصر است
 نہ شنید است، با ہمہ دانش
 این سخن کز لب پیا مبر است

لے (آسفت) رخ *

لے (پو کہ) شاید اور کیا * لے (خوار مایہ) حقیر *

علم چوں با عمل نشد آنباز
 بہ عمل چوں درخت بے ثمر است
 باغبان انگند بہ سوختنش
 ہر سجا شاخ کیش نہ بار و راست
 ہر سجا بارگاہ میر و وزیر
 شیخ دایم چو طلقہ اش بہ راست
 بس فرو بردہ لقمہ ہائے حرام
 نشیہ دعا نش نماز را اثر است
 حسن سبز داری

غزل

ہر شب من و دل تا سحر در گوشہ ویرانہ ہا
 داریم از دیوانگی بایک دگر افسانہ ہا
 اندر شمار بیدلاں در جلوہ بے حاصلان
 تے در حساب عاقلان تے در خور فرزاند ہا
 لہ دلش دعا نہ دعایش را ، تہ اس کی دعا
 ہیں *

از خانماں آوارہ ہا در دو جہاں بیکارہ ہا
 از درد و غم بیچارہ ہا از عقل و دین بیگانہ ہا
 از سیکنہ بردہ کینہ ہا آئینہ کردہ سینہ ہا
 دیدہ در آل آئینہ ہا عکس زرخ جانانہ ہا
 سنگِ ملامت خوردہ ہا از کودکاں آزرده ہا
 تن زندہ ہا دل مردہ ہا فرزاندہ ہا دیوانہ ہا
 پیر پڑہ ٹھویش از خوبشمن بگسیختہ از ماؤمن
 کردہ سفر ہا در وطن اندر دردین خانہ ہا
 نے در پئے اندیشہ ہا نے در خیالِ پیشہ ہا
 چوں شیر ہا در بیشہ ہا چوں مور ہا در لانہ ہا
 چوں گل فروزاں در چمن چوں شمع سوزاں در گن
 بر گردشاں صد انجمن پر سوختہ پروانہ ہا
 رختشاں چو ماہ و مشتری زین گنبد نیلو فری
 تاباں چو مہر خادری از روزن کا شانہ ہا
 مست از مئے میناے دل بہرادہ مردہ بے دل
 آوردہ از دریائے دل پیروں بے زردانہ ہا

لے (از سینہ بردہ کینہ ہا) بیٹنے سے کینہ نکال کر۔

لے (تن زندہ ہا دل مردہ ہا) جن کا تن ظاہر ازندہ ہے اور جنہوں نے اپنا دل دنیاوی خواہشات سے مار رکھا ہے۔ لے (لانہ) گھونسا۔

گاہے ستادہ چوں کدو از مے لبالب تا گلو
گاہے نقادہ چوں سیولب بر لب پیمانہ یا

دیگر

ہر دم بشارت ہائے دل از ہاتفِ جاں میرسد
ہر کس کہ از جاں بگذرد آخر بجاناں میرسد
یک دم میاں ساروز و شب مردی بچوردے طلب
چوں جاں زورد آمد بلب ناگاہ درماں میرسد
راہ گر دراز آید ترا شیب و فراز آید ترا
چوں ترکان آید ترا آخر پیاپاں میرسد
این خانہ چوں ویراں شود معمور و آباداں شود
ایں سرچو بے سماں شود ناگاہ بہ سماں میرسد
اندیشہ و اندوہ و غم رنج و تعب درد و اہم
ہر یک نہد در دل قدم با حکم و فرمان میرسد
بر دل اگر بارے بود، بارِ غم بارے بود
در پا اگر خارے بود خار از گلستان میرسد
مرزا حبیب

لے (ایں خانہ) سے مراد دل ہے (چوں ویراں شود)

جب دنیاوی خواہشات سے خالی ہو جائے +

عزلیات آقائے فرخی طهرانی

ز بس از روزگارِ سخت و بختِ ست و تنگم
 پہ سختی متصل با روزگار و بخت و در جنگم
 دو رنگی چون پسند آید بہ چشم مردم دنیا
 بغیر خون دل خوردن چه سازم من کہ یک رنگم
 منم آن مرغِ دل خستہ ، شکستہ بال و پر بستہ
 کہ دستِ آسمانِ دایم و اخترے زندہ سنگم
 بگو با عادت و عامی ، سپردم جاں بہ ناکامی
 گزشتم از تلو نامی ، کنون آمادہٴ منگم
 خوشم با این تھی دستی بلند می جویم از پستی
 نہ در سر شویہ و بہیم نہ بر دل ہر اورنگم



۱۔ (بہ سختی متصل.... در جنگم متصل یعنی متواتر) بہ سختی

۲۔ (در جنگم) سخت جنگ میں مشغول ہوں *

۳۔ (عامی و عامی) دانا اور نادان

۴۔ (کنون آمادہٴ منگم) اب میں رسوائی پر تکیا گیا ہوں *

از جور چرخ کج روشن وز دست بخت واژگون
 دادم دل و چشم عجب این جائے عم آں جوئے نول
 دوش از تضاد و تباہی من بودیم در یک آنجن
 کردیم از ہر در سخن او از جہاں من از جنوں
 از اشکِ خویش دل خوشم وز آہ دل منت کشم
 دایم در آب و آتش ہم از بروں ہم از دروں
 سے دید اگر خسرو چو من رخسار آں شیریں دہن
 سے کند ہچو کوہ سن بانوکِ مہنگاں بے سنوں
 در این طریق پر خط گم گشتہ خضر را بہر
 اے دل تو چوں سازی دگر بے راستا بے رہنوں



چوں ز شہر آں شاہدِ شیریں شمایں میرود
 در قفائش کارواں در کارواں دل میرود
 ہچو کز دنیاں او وادی بہ وادی چشم رفت
 پیش پیشش اشک ہم منزل بہ منزل میرود
 دل اگر دیوانہ نبود الفتنش با زلفت چیت

۱۔ (از تضاد و تباہی) اتفاق سے +

۲۔ (بے سنوں) کوہ بے سنوں +

۳۔ (بے دل ... دگر) ایدل اس حالت میں تو کہا کر بگا +

کے بہ پائے خویش عاقل در سلاسل میرو
 چوں بہ باطن در جہاں نبود وجودے غیر حق
 حق بود آں ہم کہ در ظاہر بہ باطل میرو؟
 یا رب این مقتول عشق از چہیت کز راہ وفا
 مر بکف بگرفتہ استقبالِ قاتل میرو؟
 کوی پیدا بس خطرناک است ز اسجاناتا بہ حشر
 بچو مجنوں باز گردد ہر چہ عاقل میرو
 فرخی

تمام شد

قلام محمد کاتب پری محل لاہور

جدید فارسی

فارسی آموزہ گھر بیٹھے جدید فارسی کی بول چال اور انما
تحریر آسانی سے سیکھنا ہو تو فارسی آموزہ سے بہتر کوئی کتاب
نہیلیگی۔ ہمیں تمام جدید الفاظ و محاورات و اصطلاح
کو اردو میں اس خوبی سے حل کر دیا ہے کہ ہر اردو دا
بغیر استادا کی مدد کے کتاب کو مطالعہ کر کے پو
فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ ہندوستان کی تمام یونیورسٹیوں
نے اسے نہایت پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا۔
قیمت مع فرہنگ ایکرو پیپر محصول ڈاک علاوہ

پینچر جدید فارسی بک ڈپو
محلہ چہل بیاباں لاہور

گجراتی ایڈیٹر ملک پریس لاہور میں باہتمام ماہر نظام الدین پرنٹر لکھی۔

۱۲۷۲
۲۲

۱۹۱۵۰۶



**MUSLIM UNIVERSITY LIBRARY
ALIGARH**

This book is due on the date last stamped. An over-due charge of one anna will be charged for each day the book is kept over time.

--	--	--

1915 604

CALL No. { ۲۸۷۲۸ } ACC. NO. 918

AUTHOR حسین علی

TITLE لسان العجم (۲ ج)

1915 604

Date	No.	Date	No.
-	-	-	-
-	-	-	-
-	-	-	-
-	-	-	-
-	-	-	-



MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over - due.

